مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوة کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۴ شمارہ ۱۸

صحابہ کرامؓ کی دلیری اور دیانت

وفاقی وزیر خزانہ کی مرزائیت نوازی پر ایک نظر

حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن میں موجود

۲۵ قادیانی ــــ افسر یا جاسوس

مرزا طاہر کی اشتعال انگیزی

اداریہ

ان سے میں ان ہی کو مانگوں، یہ سوال اچھا ہے

سید سلمان گیلانی شیخوپورہ

چاند کا حسن بہ ہنگام کمال اچھا ہے
اس سے اے آمنہ بی بی ترا لال اچھا ہے

ناخن پائے شہ دیں سے مگر کیا نسبت
اے فلک مان لیا، تیرا ہلال اچھا ہے

کیونکہ حاصل ہے اسے اُن کی غلامی کا شرف
جم و کیخسرو و دارا سے بلالؓ اچھا ہے

اچھا لگتا نہیں جنّت کا کروں ان سے سوال
اُن سے میں اُن ہی کو مانگوں یہ سوال اچھا ہے

دکھ ہی دیتے تھے خیال آ کے زمانے بھر کے
رات دن رہتا ہے اب ان کا خیال اچھا ہے

غم اگر ان کا نہ ہوتا تو یہ جینا تھا فضول
ہجر میں اُن کے ہے جینا جو محال اچھا ہے

اُن پہ سب کچھ مرا قربان کر ان کے آگے
عزت اچھی ہے نہ جان اچھی نہ مال اچھا ہے

رات دن رہنا ہے بے چین جو اُن کے آگے
للہ الحمد کہ سلمٰن کا حال اچھا ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی

جلد نمبر ۴ - شمارہ نمبر ۱۸
۲۵ تا یکم صفر المظفر ۱۴۰۶ھ
مطابق
۱۱ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱-	اداریہ	۵
۲-	سیدنا عثمان رض	۷
۳-	صحابہ کی دلیری و دیانت	۹
۴-	آپ کے مسائل کا جواب	۱۱
۵-	ذکر و فکر	۱۲
۶-	افکار قارئین	۱۳
۷-	خاتم النبیین کی قادیانی تفسیر	۱۵
۸-	افکار معاصرین	۱۷
۹-	مناظرہ	۱۸
۱۰-	اکابر ختم نبوت	۲۰
۱۱-	لندن سے خط	۲۲
۱۲-	قدرت کے کرشمے	۲۳
۱۳-	بزم ختم نبوت	۲۴
۱۴-	اخبار ختم نبوت	۲۵

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبد الرحمن یعقوب باوا

شعبہ کتابت
محمد عبد الستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک

سالانہ ۷۰/ روپے — ششماہی ۴۰/ روپے
سہ ماہی ۲۰/ روپے — فی پرچہ ۲/ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبد الرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبد الواحد
بہاولپور	زریع فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ڈیرہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	یوروسے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	بارٹیش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	دی یونین فرانس	عبد الرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اردن، خارجہ، دوبئی،	
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبد الرحمان یعقوب باوا نے حکیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ رسالے سارہ میلشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ۲

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيمٍ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالی

۲- حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس بن مالک قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط وما قال لی لشیء صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیء ترکتہ لم ترکتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا ولا حریرا ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ مجھے کبھی کسی بات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُف تک بھی نہیں فرمایا (کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں کیا اور اسی طرح نہ کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے۔ (ایسے ہی) خلقت کے اعتبار سے بھی حتی کہ میں نے کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

فائدہ یہ کوئی مبالغہ آمیز یا اعتقادی بات نہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک جمع کرکے خوشبو کی جگہ استعمال کیا جاتا تھا۔ جس سے آپ مصافحہ کرتے تمام دن اُس ہاتھ سے خوشبو مہکتی تھی۔ گناہوں کی کثرت سے بدن کی طرح اسنہ مجرب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کے متعلق اف تک نہ فرمانا کمال اخلاق اور غایت تواضع کی بناء پر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کے کرنے نہ کرنے کو ان کا اپنا فعل نہ سمجھتے تھے بلکہ منجانب اللہ سمجھ کر اسی پر راضی ہوجاتے تھے۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس کے بعد یہ مضمون بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ مقدر میں ہوتا تو ہوجاتا۔ یہ محبوب کے فعل کے ساتھ غایت لذت ہے۔ اور صوفیہ کی اصطلاح میں رضا بر قضا کی اصل اور سند ہے۔ رابعہ بصریہ کا مشہور مقولہ ہے۔ جس کا ترجمہ ہے کہ اے اللہ اگر تو میرے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر ڈالے تو میری محبت میں اس سے کچھ اضافہ ہی ہوگا اور کاملین صوفیہ کے تمام ہی حالات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مختلف احوال سے اخذ کیے گئے ہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات جامعیت کے کمال پر تھی بعد میں جامعیت کا یہ درجہ نہیں پایا جا سکتا اس لیے حضرات صوفیہ کرام میں کسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی عادت کا ظہور ہوا اور کسی جگہ دوسری حالت کا شیوع ہوا۔ یہاں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ اپنی ذات کے متعلق تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی بھی انتقام نہیں لیا۔ البتہ اللہ جل شانہ کی کسی حرمت کا ہتک کیا جاتا (یعنی کسی حرام چیز کا ارتکاب کیا جاتا) تو اس کا بدلہ ضرور لیتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے باب میں ۳۳ پر بھی اس قسم کا مضمون گزر چکا ہے۔

لطیفہ اس حدیث کے اخیر جزء کے متعلق ایک عجیب قصہ ہے جس سے حضرات صحابہ کرام اور محدثین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غایت محبت اور عشق کا پتہ چلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ غایت فرحت و لذت کے ساتھ کہنے لگے کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا میں نے کبھی کسی قسم کی حریر یا ریشم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نرم نہیں دیکھی ثابت نے

باقی صفحہ پر

مرزا طاہر کی اشتعال انگیزی — قانون کہاں ہے؟

شہر سدوم ربوہ کی رائل فیملی کے جھگڑے سربراہ مرزا طاہر نے، آنجہانی ظفر اللہ کی موت پر جمعہ کے دن "بیت الفضل" لندن میں جو تقریر کی' وہ شہر سدوم سے شائع ہونے والے ماہنامہ " انصار اللہ " نے اپنے ضمیمے کے صفحہ اول پر شہ سرخی کے ساتھ شائع کی ہے — سرخی یہ ہے

"چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی اللہ تعالیٰ کا ایک کلمہ تھے"

اس کے بعد لکھا ہے :۔

"عیسائی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمہ قرار دیا گیا ہے گویا وہ خدا کا کلام ہیں ——— درحقیقت قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں کلمۃ منہ کے الفاظ فرما کر ساری حقیقت بیان فرمادی۔ اس آیت قل لو کان البحر مداداً لکلمٰت ربی – سورۃ الکھف) میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بے شمار کلمات ہیں اور وہ نہ ختم ہونے والے ہیں ان کلمات میں سے ایک کلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں" صا

بعد ازاں مرزا طاہر کہتا ہے کہ :۔

"ظفر اللہ خان کا یکم ستمبر کو وصال ہوا میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایک کلمہ تھے" ص۳ اس کے بعد مرزا طاہر (نام نہاد) خلیفہ بننے کے بعد اپنے سب سے پہلے کشف کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے :۔

"ذاتی تعلق کی یہ عجیب مثال ہے کہ خلافت کے بعد جب خدا تعالیٰ نے مجھے پہلا کشف (اپنے آنجہانی دادا مرزا قادیانی کی طرح مرزا طاہر کو کشف بھی ہونے لگ گئے وہ بھی کہتا تھا کہ میں نے ایک فرشتے کو انگریز کی شکل میں دیکھا) دکھایا تو اس میں حضرت چوہدری صاحب کو خدا تعالیٰ سے باتیں کرتے دکھایا" ص۴

قادیانیوں کی عادت ہے کہ وہ کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے کیلئے ہمیشہ من گھڑت تاویلات اور گمراہ کن خیالات کا سہارا ڈھونڈتے ہیں اسی پر انہوں نے انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت، مسیحیت اور مہدویت کی عمارت کھڑی کر رکھی ہے۔ جو لوگ قادیانیت اور قادیانیوں کو اچھی طرح سمجھتے اور پہچانتے ہیں انہیں علم ہے کہ یہ گروہ کہاں کہاں کس کس انداز میں اور کیا کیا افسانے تراشتا اور من گھڑت تاویلیں کرتا رہتا ہے۔ اور جو نہیں جانتے وہ ان کے افسانوں اور گمراہ کن انداز تاویل سے دھوکے اور فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی بننے کیلئے ظل، بروز، الہام اور کشف کا سہارا لیا تھا اسی طرح مرزا طاہر نے بھی آنجہانی ظفر اللہ قادیانی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ کا کلمہ بنانے کیلئے اپنے دادا کی طرح تاویلات اور کشف کا سہارا لیا اور اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم صاحب کتاب رسول کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔

قادیانیوں کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ اپنی کسی اہم شخصیت کے بارے میں ایسے الفاظ اور جملے استعمال کرتے رہتے ہیں جن سے مسلمانوں کی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

دلآزاری کا یہ سلسلہ مرزا طاہر ایک عرصہ سے اپنی جماعت والوں کو داعی الی اللہ بننے کی تلقین کر رہا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ قرآن پاک میں، وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا، سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔ لیکن اس نے ہر قادیانی کو داعی الی اللہ بنایا اسی طرح اب چوہدری ظفراللہ آنجہانی ہوا تو اسے کلمۃ اللہ قرار دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمسر و ہم پلہ بنا ڈالا۔ ہمیں ان کے اخبارات و رسائل میں کوئی ایسی عبارت نہیں ملتی جس میں کسی قادیانی نے اپنی کسی بڑی شخصیت کی موت پر یہ کہا ہو کہ مرنے والا مرزا غلام احمد قادیانی جیسا تھا مرزا قادیانی کا ظل یا عکس تھا بلکہ وہ اسے خدا کے کسی سچے پیغمبر اور رسول کی طرف منسوب کر کے امت مسلمہ کی دلآزاری کا سبب بنتے ہیں۔

قربان جائیے! سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر کہ آپ نے آج سے چودہ سو سال پہلے امت میں اٹھنے والے متعدد فتنوں سے آگاہ فرما دیا تھا انہیں فتنوں میں سے ایک فتنہ جھوٹے نبیوں کا فتنہ ہے۔ آپ نے جھوٹے نبیوں کے فتنے کی نشاندہی کے ضمن میں صاف اور واضح لفظوں میں کذابون اور دجالون کا لفظ استعمال فرمایا۔ جب ہم حدیث پاک کی روشنی میں مرزا قادیانی کے پیدا کردہ فتنے کا جائزہ لیتے ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی صداقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کیونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے دجل و فریب یاوہ گوئی اور کذب بیانی میں سابقہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں جس کی نظیر مرزا قادیانی سے پہلے پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت میں کبھی نہیں ملتی۔ مذکورہ بالا تقریر میں بھی مرزا طاہر نے اپنے دادا کی عادت کے مطابق انتہائی دجل و فریب سے کام لیا ہے۔

صدر کے امتناع قادیانی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد انہیں اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال اور قادیانیت کی تبلیغ کی قطعاً اجازت نہیں ہے اس کے باوجود قادیانی اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ اپنے مکانات پر جان بوجھ کر کلمہ طیبہ لکھوا رہے ہیں۔ کراچی میں ایسے کئی مقامات ہیں جہاں پہلے کلمہ طیبہ لکھا ہوا نہیں تھا اب لکھوا دیا ہے ٹھٹھہ روڈ پر واقع گھارو شہر میں اذان دے کر باقاعدہ جماعت کرائی جاتی ہے لیکن کوئی قانون حرکت ہی نہیں آتا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ آرڈیننس محض اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ حکومت اور حکمرانوں سے اسلام اور مسلمانی کا جو لیبل اپنے اوپر لگایا ہوا ہے اس کا بھرم قائم رہے۔ ورنہ اسلام اور مذہب جتنا اب بدنام ہو رہا ہے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ حکومت ایک آرڈیننس جاری کرتی ہے اور خود ہی اس کی خلاف ورزی بھی شروع کر دیتی ہے ــــــ ہم جناب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے گذارش کرتے ہیں کہ اگر قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس نیک نیتی سے جاری کیا گیا ہے تو اس پر عملدرآمد کرایا جائے اور اگر اس میں کوئی سیاسی مصلحت کارفرما ہے تو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا بلند بانگ دعویٰ کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔

اس وقت شہر سدوم ربوہ سے ایسا لٹریچر دھڑا دھڑ شائع ہو رہا ہے جو امت مسلمہ کی دلآزاری اور اشتعال انگیزی کا سبب بن رہا ہے قادیانی جماعت کے آرگن الفضل کی بندش کے بعد انہوں نے اپنے تمام ماہناموں کو جس میں" انصار اللہ"، "تحریک جدید"، "خالد" اور دوسرے رسالے سر فہرست ہیں پندرہ روزہ رسالوں کی شکل دیدی ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ جس میں مرزا طاہر کی تقریر شائع ہوئی ہے ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن پنجاب کے محکمہ اطلاعات (پریس برانچ) کی سرد مہری دیکھیے کہ قانون کی اس صریح خلاف ورزی پر بھی انہیں کچھ نہیں کہا جا رہا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سرگرم راہنما جناب مولوی فقیر محمد صاحب کئی ماہ قبل قانون کی اس صریح خلاف ورزی پر حکومت کو متوجہ کر چکے ہیں لیکن ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اب قادیانیوں نے اپنے ماہنامہ رسالوں کے مضمون میں جارحانہ اور اشتعال انگیز تحریریں شائع کرنا شروع کر دی ہیں۔ جن کا ثبوت ان رسالوں سے ملتا ہے جو حکومت نے ضبط کیے ہیں۔

ہمارے نزدیک اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ جو رسالہ اشتعال انگیزی کرے اسے ضبط کر لیا جائے کیونکہ وہ ایسے وقت میں ضبط ہوتا ہے جب ڈاک کے ذریعے پورے ملک میں پہنچ جاتا ہے۔ اس کا واحد حل صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کا ڈیکلریشن فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ تاکہ وہ اس رسالے کے ڈیکلریشن سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت خاص طور پر جناب صدر اس مسئلہ پر فوری توجہ دیکر عوام کو مطمئن کریں گے۔

عبدالمجید ارشد

سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

کا واعظانہ اور ادیبانہ انداز

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو جیسے کم سخن اور نہایت خاموش آدمی تھے۔ لیکن جب بولنے کی ضرورت پیش آجاتی تھی تو بولتے تھے اور خوب بولتے تھے۔ مبصرین کہتے ہیں کہ اس قسم کا آدمی جب بھی گفتگو کرتا ہے تو وہ الفاظ خوب جانچ تول کر بولتا ہے اور جس معاملہ میں بھی پیش قدمی کرنا ہوتی ہے پہلے اس پر خوب غور کر لیتا ہے۔

بعض تاریخوں میں مرقوم ہے کہ آپ بسا اوقات اس طرح خاموش رہتے تھے کہ ناواقف لوگ آپ کو دیکھ کر بالکل گونگا تصور کرنے لگتے تھے۔ چنانچہ آپ کے بیان میں جو تاثیر ہوتی تھی۔ اس کی تشریح ذیل میں ملاحظہ ہو۔

واعظانہ انداز

الا انما الدنیا طُوِیَتْ علی الغرور فلا تغرنکم الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور۔

سبحان اللہ کس قدر فصیح و بلیغ کلمات ہیں آپ فرماتے ہیں کہ دنیا کا دارومدار مکر و فریب پر ہے اس سے ہوشیار ہو کر قدم رکھو تاکہ دھوکا نہ کھا جاؤ۔ اور شیطان تمہیں اپنے فریب میں مبتلا کر کے خدا کی یاد سے غافل کر دے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا۔

تاجروا اللہ تربحوا۔ اللہ کے ساتھ تجارتی تعلقات پیدا کرو خوب نفع حاصل کرو گے۔ یہ جملہ بھی کس قدر روحانیت میں ڈوبا اور تصوف میں رنگا ہوا ہے۔

ایک اور موقع پر عبادت و عبودیت کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا تھا۔

العبودیۃ حفاظۃ الحدود والوفاء بالعہود والرضا بالموجود والصبر عن المفقود۔ یعنی عبادت کا اصلی مفہوم یہ ہے کہ حدود شرعیہ کی حفاظت کرو۔ جو وعدے کرو انہیں پورا کرو اور جو پاس ہو اس پر شکر کرو۔ اور جو چیز تم سے چھن جائے اس کے اوپر صبر کرو۔

عبودیت کی یہ تعریف کس قدر جامع و مانع تعریف ہے۔ اس کی حقائق آگاہ صوفیا کو ہوا تک نہیں لگ سکتی۔ ایک دفعہ تصوف کے اوپر بحث ہو رہی تھی۔ آپ سے عارف باللہ کے متعلق پوچھا گیا کہ اس میں کیا کیا اوصاف ہوتے ہیں تو برجستہ آپ نے جواب دیا۔

من علامات العارف ان یکون قلبہ مع الخوف والرجاء ولسانہ مع الحمد والثناء وعیناہ مع الحیاء والبکاء وارادتہ مع الترک والرضاء۔ انداز کلام سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کی زبان کیا ہے ایک بہتا ہوا سمندر ہے جس کی ہر موج میں خوبصورت ترشے ہوئے الفاظ بہہ رہے ہیں جو لوگ عربی ادب اور عربی زبان کے استاد مانے جاتے ہیں وہ بھی ان الفاظ کی شیرینیت پر عش عش کر چکے ہیں۔ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے

عارف وہ شخص ہوتا ہے جس کے دل میں خدا کا خوف اور اس کی نعمتوں کا امید قائم ہو اور جس کی زبان خدا کی حمد و ثنا میں ہر وقت ورد رہتی ہو اور جس کی آنکھیں ہر وقت نیچے جھکی رہتی ہوں اور مالک کا خوف کر کے رو دیتی ہوں۔ ایسے شخص کا ارادہ مالک کی رضا کے تابع ہوتا ہے۔ ایک موقع پر آپ نے بیان کیا تھا۔

ھمُّ الدنیا ظلمۃٌ وھمُّ الآخرۃ نورٌ

دنیا کا غم حقیقت میں تاریکی ہے اور آخرت کی فکر حقیقتاً ایک قسم کا نور ہے۔

ایک موقع پر آپ سے یہ کلمات بھی منقول ہیں۔

الھدیۃ من العامل اذا عُزل کالھدیۃ منہ اذا عمل اپنے معزول ملازم سے کسی قسم کا ہدیہ قبول کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے اس کی ملازمت کے وقت اس سے کوئی تحفہ لیا جائے۔

ترغیب و تخویف تو آپ کی جماعت صحابہ میں ضرب المثل تھی۔ اس سلسلہ میں آپ کے بے شمار اقوال نقل کیے جاتے ہیں مثال کے طور پر چند ملاحظہ ہوں۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔

بادروا آجالکم بخیر ما تقدرون

وہ تمام باتیں جن کے کرنے کی تمہیں قدرت حاصل ہے۔ پیغام قضا آنے سے پہلے ہی پوری کر لو۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا۔

خیر الناس من عصم واعتصم بکتاب اللہ

سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو خود برے کام سے بچے اور اللہ کی کتاب کے مطابق اپنے تمام معاملات کو انجام دے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا تھا۔

من اضیع الاشیاء عمر طویل لا یتزود صاحبہ لسفر الآخرۃ یعنی جس شخص نے بڑی عمر پا کر بھی آخرت کا سامان نہ تیار کیا۔ اس نے اپنا سخت نقصان کیا۔

ایک مرتبہ قرآن مجید اور انسانی تعلقات کا مقابلہ کرتے

ہوئے آپ نے فرمایا تھا۔

لو طهرت قلوبكم ما شبعت من كلام الله اگر تم لوگوں کے دل آلائش نفس اور بغض و عداوت سے پاک و صاف ہو جاویں تو پھر قرآن مجید سے کبھی سیری نہیں ہو سکتی۔

احتیاط کی انتہا

آپ کی ذات عرب کے بڑے بڑے اسپیکروں اور نہایت عمدہ انشاء پردازوں میں شمار ہوتی ہے۔ تحریر و تسوید سے جس قدر آپ کو مذاق حاصل تھا اس کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ ہمارے مذہب کی سب سے پہلی اور نہایت اعلیٰ و ارفع کتاب قرآن مجید آپ ہی کی جمع کی ہوئی ہے اور اسی ترتیب کو تمام صحابہ کرام نے حسن قبول کی نظروں سے دیکھا اور پھر آپ کے بعد بھی آج تک کسی دشمن قرآن کو ترتیب قرآن میں خرابی نکالنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔

مضمون نگاری کو مہارت کی حد تھی کہ آنحضرتؐ کی وحی اور فرامین آپ ہی لکھا کرتے تھے حالانکہ اس قسم کے کام بہت ہی احتیاط اور قابلیت کے ساتھ انجام دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اس قدر قابلیت اور لیاقت کے باوجود آج اگر دفتر حدیث کو کھنگالا جائے تو صرف ایک سو چالیس حدیثیں آپ کے واسطے سے دستیاب ہو سکی ہیں۔ یہ کیا بات ہے یہ صرف آپ کی احتیاط تھی آپ کو خوف تھا کہ کہیں میں آنحضرتؐ کی طرف نسبت دے کر بیان کروں اور اس میں رد و بدل ہو جائے۔ تو میں مفت میں گنہگار ہوں گا اور سننے والے بھی خیر و برکت سے محروم رہیں گے۔ حالانکہ جو شخص برسوں آنحضرتؐ کی صحبت میں رہا ہو۔ مدتوں آپ کے احکام و ارشادات کی تسوید پر مامور رہا ہو۔ مزاج و انداز تعلیم و اخلاق سے واقف ہو وہ اگر چاہتا تو عمر بھر تذکرہ کرتا رہتا اور ختم نہ ہوتا۔

جذبۂ نفس

آپ کا دل نیکیوں اور بخششوں کی طرف بھی اس قدر مائل تھا کہ عرب کا کوئی بچہ اور مسلمانوں کا ایک فرد بھی آج یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ہم حضرت عثمانؓ کی دولت کے احسان مند نہیں ہیں۔

مسجد نبوی کی شاندار عمارت میں زیادہ تر روپیہ حضرت عثمان ہی کا لگا ہوا ہے پہلے جب حضور مدینہ تشریف لائے تھے تو مسجد وغیرہ کچھ نہ تھی۔ نماز کی جگہ کا وقت ہوتی تھی۔ چند یتیم بچوں سے زمین کا یہ ٹکڑا خرید کر مسجد کی معمولی عمارت بنا دی گئی تھی۔ اس وقت اس کی دیواریں کھجور کے تنے کی تھیں اور کھجور ہی کے پتوں سے چھت وغیرہ تیار ہوئی تھی۔

غرض مسجد شریف میں نہ تو دیواریں پختہ تھیں اور نہ جگہ ہی محفوظ تھی اور نہ برسات کے زمانہ میں کسی شخص کو نماز پڑھنے کا موقع ملتا تھا۔ خصوصاً جب مسلمانوں کی جماعت بڑھتی تو صحن مسجد بھی بالکل ناکافی ہو گیا۔ اب آنحضرتؐ کو فکر دامن گیر ہوئی اور مسجد شریف کو وسیع اور پختہ عمارت کی شکل میں تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر خود حضور کے پاس اتنا روپیہ نہ تھا جس سے اس خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا۔ کچھ دنوں تک آپ خاموش رہے لیکن جب ضرورت بڑھتی ہی گئی تو آپ نے اپنے تمام اصحاب کو جمع کر کے تعمیر مسجد کی طرف توجہ دلائی اور بطور بشارت کے یہ اعلان کر دیا کہ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کے مکانات جو ہماری مسجد سے ملحق ہیں خرید کر مسجد میں شامل کر دے گا۔ خدا اس کے عوض میں جنت میں گھر عنایت کرے گا۔ اس آواز پر پوری جماعت میں سب سے پہلے اور عملی حیثیت سے سب کے آگے جس کا قدم پڑا وہ بھی امام مظلوم تھا۔ چنانچہ آپ نے فوراً وہ تمام مکانات بیس ہزار یا پچیس ہزار روپیہ میں خرید کر مسجد کے اندر شامل کر دیئے۔

مدینہ منورہ میں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی قلت تھی۔ پتھریلی زمین ہونے کی وجہ سے نئے کنوئیں بھی لوگ نہیں کھود سکتے تھے۔ صرف ایک کنواں تھا جس کا نام رومہ ہے اسی سے لوگ پانی بھر بھر لاتے تھے مگر جب سے اہل مدینہ مسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بود و باش اختیار کی تھی۔ کنوئیں کے مالک یہودی مسلمانوں کو پانی دینے میں سخت روک تھام کرنے لگے تھے اور یہاں تک نوبت آ پہنچی تھی کہ مسلمان ٹھنڈے اور میٹھے پانی کو ترسنے لگے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھ کر اپنے صحابہ کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس کنوئیں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا۔ خدا اس کو بڑا اجر دے گا۔ اس امتحان میں بھی سب سے زیادہ کامیاب حضرت عثمانؓ ہی نکلے اور فوراً جا کر اس یہودی سے بات چیت کی اور جو رقم اس نے مانگی آپ نے اپنے پاس سے اسی وقت اس کو ادا کر دی اور بغیر کسی عوض کے کنواں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ آج بھی یہ کنواں موجود ہے اور جتنے لوگ مدینہ منورہ جاتے ہیں اور وہاں رہتے ہیں وہ اس کنوئیں سے ضرور فیض اٹھاتے ہیں۔ یہ کنواں حضرت عثمان نے ۳۵ ہزار روپیہ میں خریدا تھا۔ یہ آپ کی خاص عادت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادھر کوئی فرمائش نکلی اور ادھر آپ نے اس کو پورا فرمایا۔

روپیہ پیسہ کو آپ ہاتھ کا میل خیال کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ دولت تو پھر مل سکتی ہے مگر یہ موقع روز روز تھوڑے ہی ہاتھ آتے ہیں۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں برکت بھی بڑی دی تھی۔ بے شمار دولت آپ روزانہ پیدا کرتے تھے اور اتنا ہی روزانہ آپ کا خرچ بھی تھا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانۂ خلافت میں عرب میں قحط پڑ گیا۔ مسلمان ایک تو یوں ہی غریب اور مفلوک الحال ہو رہے تھے۔ اس قحط سالی کی وجہ سے اور حالت ردی ہو گئی۔ نہ معلوم کتنے لوگ فاقوں سے مر گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمانوں کو اطمینان دلانے کے لیے پہلے تو تقریر فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے خوشخبری سنائی کہ کل شام سے پہلے پہلے یہ تمام مصیبتیں دور کر دے گا۔ چنانچہ دوسرے ہی دن معلوم ہوا کہ حضرت عثمان نے ایک ہزار اونٹ غلہ اور سامان خورد و نوش سے بھرے ہوئے مسلمانوں کے لیے وقف کئے ہیں۔

مسجد نبوی کی ایک مرتبہ تو آپ نے زمین خرید کر توسیع کی خدمت انجام دی تھی اور دوسری مرتبہ جب خود آپ کی خلافت کا زمانہ آیا ہے تو چونکہ دیواریں اور چھتیں بالکل خام تھیں اور برسات کے موسم میں نمازیوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ اس لیے کئی ہزار روپیہ اپنی جیب خاص سے صرف کر کے از سر نو مسجد نبوی کو مع چھتوں اور دیواروں کے بلکہ صحن تک پختہ کرا دیا۔

غرض اس قسم کے نہ معلوم کتنے احسانات اور فیاضیوں کے کارنامے ہیں۔ جن سے تاریخ اسلام کے ہزاروں صفحات بھرے جا سکتے ہیں۔

مولانا سید معظم علی شاہ

صحابہ کرام اور تابعین عظام

کی دلیری و دیانت

دریائے دجلہ کی وادی میں ایرانیوں اور مسلمانوں کی معرکہ آرا جنگ ہوتی ہے چونکہ ایران کا دارالسلطنت "مدائن" دریا کے اس پار نظروں کے سامنے ہے اس لیے مسلمانوں کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں سارے ملک ایران کی تمام جنگوں کا فیصلہ ہے۔ ایرانی بھی جان توڑ کر کشش میں لگے ہوئے ہیں۔ گھمسان کا رن پڑ رہا ہے کچھ ہی دیر میں جنگ کا نقشہ بدلتا جاتا دیکھ کر ایرانیوں کو جان بچانے کی فکر پڑ گئی ایرانیوں کے سامنے مسلمان بہادر کے تیروں، بھالوں، تلواروں کی دھاروں سے کہیں امن نظر نہیں آتا۔ اور پشت پر دریائے دجلہ کی موجیں نگل جانے کو منہ پھاڑ رہی ہیں۔ ایرانیوں نے مسلمانوں کے سامنے جمنے سے اس کو آسان سمجھا کہ اپنے کو دریا کے حوالے کر دیں۔ جلدی جلدی کشتیاں بیڑیاں ڈھونڈ گے جو کچھ بھی میسر آیا انہیں تیار کر کے جتنے اپنی جان بچا کر نکل سکتے تھے۔ میدان چھوڑ کر نکل بھاگے۔ اتنے مسلمان تعاقب کرتا ان دریا کے کنارے پہنچے اتنے ایرانی دریا کے اس پار مدائن کی فصیل پر جا چڑھے اور لشکر اسلام کا تماشہ دیکھنے لگے۔

مسلمان سوار نیزوں کو تانے جیبوں کے دامن رانوں میں دبائے گھوڑوں کو سرپٹ ڈالے دشمن کے تعاقب میں تیزی کے ساتھ آ رہے تھے کہ سامنے کا راستہ دریائے دجلہ سے بند دیکھ کر حیران رہ گئے۔ دم میں ساٹھ ہزار مسلم سواروں کے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر صف بستہ نظر آنے لگے۔ اب اس منظر کو دیکھئے دارالسلطنت مدائن کی فصیل کے نیچے دریائے دجلہ اپنی تیزی اور طغیانی کے ساتھ ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اس کنارے ہزاروں مسلم سوار انگشت بدنداں حیرت زدہ نصب میں بھرے ہوئے اپنی ڈاڑھیاں چبا رہے ہیں کہ دشمن ہاتھ سے نکل گیا۔ اور اپنے پاس دریا عبور کرنے کا سامان موجود نہیں۔

مسلمانوں کے کمانڈر انچیف سپہ سالار لشکر اسلام حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھوڑی دیر میں دریا کے کنارے پہنچ گئے یہ نقشہ دیکھ کر انہیں اپنا خواب یاد آ گیا کہ مسلمان پاپیادہ دریائے دجلہ کو عبور کر رہے ہیں۔ سارے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا "دشمنوں نے دریا کی طغیانی میں پناہ لے رکھی ہے تم ان پر حملہ نہیں کر سکتے اور وہ جب چاہیں تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ دنیا تم پر غالب آ جائے اور اس میں قوت ہونے سے تمہارے حالات بدل جائیں صدق و اخلاص میں کمی آ جائے اللہ کے واسطے کچھ کام کر لو۔ اور وہ کام یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر گھوڑوں کو دریا میں ڈال کر اسی حالت میں عبور کر لیا جائے۔ تمام کے تمام مسلم سواروں نے ایک زبان ہو کر بطیب خاطر جواب دیا۔ اللہ تعالٰی آپ کے عزم میں برکت عطا فرمائے ہم سب مطیع اور تیار ہیں۔ اس سوال و جواب کے فوراً ہی بعد دیکھنے والوں کی آنکھوں نے کیا دیکھا کہ اسی سمندر کے بیچ دریائے دجلہ کی اٹھتی ہوئی موجوں اور زوروں کی طغیانی میں ساٹھ ہزار گھوڑے ایسی تیزی سے جا رہے ہیں کہ جیسے خشک میدان میں دوڑتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ہر مسلم سوار کی زبان پر یہ کلمات دعائیہ جاری تھے اور سب کے سب بڑے اطمینان سے دریا کو عبور کر رہے تھے۔ نستعین باللہ ونتوکل علیہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ لینصرن اللہ ولیہ ولیظھرن دینہ ولیھزمن عدوہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لشکر اسلام کے دریا میں داخل ہونے سے ایرانی بڑے خوش ہو ہو کر قہقہے لگانے لگے کہ عرب کے وحشی خشک ملک کے رہنے والے دریا کی موجوں کو کیا جانیں! جوش میں آ کے دریا میں گھس تو گئے ہیں اب سب کے سب ڈوب جائیں گے جارہے اہرمن نے ہماری مدد کی ہے کہ ہمارے دشمن خود بخود ہی ہماری دیکھتی آنکھوں فنا ہو جائیں گے، لیکن جب یہ خدا پر بھروسہ کرنے والا خدا کا لشکر جو اسی کا کلمہ بلند کرنے کے لیے گھروں سے کفن باندھ کر نکلا تھا۔ دریا کو عبور کرتا ہوا فصیل کے قریب پہنچ گیا اور پہلے ہی دستے کے نعرۂ تکبیر سے محلات تھرانے لگے تو ایرانیوں کو ہوش آیا اپنے جان و مال کی فکر پڑی۔ بہت سے تو "دیوان آمدند دیوان آمدند" کہتے ہوئے سروں پر پیر رکھ کر بھاگے۔ اس جلدی میں جتنا جس سے ممکن ہوا اپنا مال و متاع لے کر شہر سے نکلنے کی کوشش میں لگ گیا۔ لشکر اسلام پورے کا پورا ایران کے دارالسلطنت میں بے روک ٹوک داخل ہو گیا۔ دشمن کے زن و مرد اسلام کی غلامی میں تھے اور مال و متاع بیت المال کا ذخیرہ تھا۔ مدائن جیسا شہر مسلمانوں کے لیے اجنبی جگہ تھی کہ ہے تو کیا سڑکوں سے بے خبر تھے۔ پھر بھی جب کسی مسلمان کو جو کچھ ملتا تھا اس کو وہ اپنا نہیں تھا۔ اسلام کے مکمل قانون کی اطاعت کرتا تھا جس مسلمان کے ہاتھ جو مال آئے۔ وہ لا کر ایک ہی متعین شخص کے پاس جمع کر دے ایسے شخص کو جس کے پاس مال غنیمت جمع کیا جاتا ہے۔

اس کو صاحب اقبال کہتے ہیں۔

اسکا ذرا تفرقہ۔ آبا دجالی۔ نفسا نفسی میں ایرانی جان و مال کو بچا کر بھاگ رہے تھے اور مسلمان مال غنیمت کو جمع کر

رہے تھے جو مسلمان جس گلی کوچہ میں گھس گیا وہاں کے مال کا مالک ہو گیا۔ مگر کیا ممکن کہ ایک حبہ کی خیانت ہو جائے۔ رتی رتی مال صاحب اقباض کے پاس پہنچ رہا تھا۔ اسی سلسلہ میں دو چار مسلمان نہروان کے پل پر پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ چند ایرانی ایک خچر کو جس پر دو صندوق لدے تھے دھکیلتے ہوئے لیے جا رہے ہیں۔ مسلمان جو اس طرف کو لپکے تو ایرانی عرب کے دیوؤں کی صورت دیکھتے ہی بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے خچر پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ ان صندوقوں میں کچھ قیمتی پارچہ جات اور زیورات ہوں گے۔ مگر صندوق کے کھولتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ کسرائے ایران کا وہ بیش قیمت بے مثل تاج تھا جس پر تمام ملک ایران کی سالہا سال کی کل آمدنی جمع کی گئی تھی۔ جو کبھی کبھی عظیم الشان درباروں میں استعمال ہوتا تھا۔ مرصع تاج ہے۔ ان مسلمانوں میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خطرہ پیدا نہ ہوا کہ اس بیش قیمت تاج کو کہاں صاحب اقباض کے پاس لے جائیں۔ لاؤ آپس ہی میں تقسیم کر لیں۔ انہیں ایسا تو خطرہ بھی نہیں گزرا اور وہ اس خچر کو اسی طرح لادا لایا صاحب اقباض کی خدمت میں لے گئے اور کسی قسم کا تصرف نہیں کیا۔

ایک ہی دو دن میں جب کہ مسلمان صبح کا فریضہ ادا کرنے کے لیے بیدار ہو رہے تھے ایک مسلمان نماز کی تیاری کے لیے اٹھا اور قضائے حاجت کے خیال سے ایک باغ میں گھس گیا۔ صبح کا سپیدہ نمودار ہو چکا تھا۔ مگر تارے چمک رہے تھے اور باغوں میں ابھی کافی اندھیرا تھا۔ اسی صبح کے اندھیرے میں مسلمان نے اس باغ میں ٹھوکر کھائی۔ جس چیز کی ٹھوکر لگی تھی اسے اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک ڈبہ تھا۔ اور وزنی ڈبہ تھا۔ اس خدا سے ڈرنے والے مسلمان نے اسے کھول کر بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا ہے! ادائے نماز سے پہلے ہی اسے لیے ہوئے صاحب اقباض کی خدمت میں پہنچا۔ صاحب اقباض نے اس کے سامنے ہی اس ڈبہ کو کھولا تو اس میں اس قسم کے جواہرات برآمد ہوئے جن کو دیکھ کر جلسہ کے تمام لوگ کہنے لگے اب تک مال غنیمت میں اس کے لگ بھگ مال نہیں آیا اور جتنا آیا ہے وہ سب مل کر بھی اس کے برابر نہیں ہے۔ صاحب اقباض نے اس مسلمان سے دریافت کیا۔ اس ڈبہ کے ملنے کے وقت اور بھی کوئی تھا۔ اس نے کہا نہیں۔ پھر دریافت کیا "تم نے اس میں سے کچھ نکالا ہے" تو قسم کھا کر کہا۔ "اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو اس ڈبہ کو تمہارے پاس تک نہ لاتا۔" نام دریافت کیا گیا تو جواب دیا۔ "میں اپنا نام بھی نہیں بتلاؤں گا۔ تم خواہ مخواہ میری تعریف کرو گے اور شہرت دو گے۔ میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ کو یہ توفیق دی اور اسی سے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ مسلمان چل دیا۔ صاحب اقباض نے آدمی بھیج کر پتہ لگوایا تو ان کا نام عامر بن عبد قیس معلوم ہوا۔

صاحب اقباض نے جب امیر جیش حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے مال غنیمت فراہم ہونے کی رپورٹ پیش کی تو اس میں عامر بن قیس کے ڈبہ لانے کا واقعہ بھی حسن و خوبی سے سنایا۔ اس واقعہ کو غور سے سننے کے بعد حضرت امیر عسکر نے فرمایا۔
واللہ ان الجیش لذو امانۃ ولولا ما سبق لاھل بدر رضی اللہ عنھم لقلت انھم علی افضل اھل بدر۔ خدا کی قسم یہ لشکر نہایت امانت دار ہے۔ اگر اہل بدر کی افضلیت ثابت نہ ہو چکی ہوتی۔ تو میں کہتا کہ یہ بھی ان کے برابر ہیں۔

ہم موجودہ مسلمانوں کے لیے اپنے اسلاف کے ان کارناموں میں کوئی عبرت! کوئی سبق! ہے کہ نہیں! ہم اپنے مسلمانوں کی غیبی امدادوں پر تعجب کرتے ہیں حیرت میں رہ جاتے ہیں۔ کہ انہوں نے کیونکر طغیانی میں آئے ہوئے دریائے دجلہ کو عبور کر لیا! یہ عرب کے مٹھی بھر اور ننگے اور بھوکے وحشی کسریٰ جیسے باقاعدہ آہن پوش لشکر پر کیسے فتح یاب ہو گئے! مگر ان حضرات کے کارناموں پر نظر نہیں ڈالتے۔ کہ ان میں خدا کی خشیت! اللہ کا خوف! اور خدا پر بھروسہ کا یقین کس درجہ پر تھا۔ جب کہ وہ ڈھیر کے ڈھیر مال و جاہ پر نظر نہیں ڈالتے تھے۔ خدا کا کلمہ بلند کرنا۔ خدائی قانون کی پابندی کرنا ان کے لیے جیسا جلوت میں ضروری تھا ایسا ہی خلوت میں ضروری تھا جب ہی تو ہر موقعہ پر خدا کی امداد ہوتی تھی۔

بقیہ: خصائل نبوی ۲

نے جس کے سامنے یہ حدیث بیان کی اسی شوق سے عرض کیا کہ میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں جن ہاتھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد سے یہ سلسلہ ایسا جاری ہوا کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ تک یہ سلسلہ جاری ہے اور مصافحہ کی حدیث سے یہ مشہور ہے کہ اس حدیث میں مسلسل مصافحہ ہوتا آیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے رسالہ مسلسلات میں بھی اس کو ذکر کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے میرے استاد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ تک بھی اسی طرح پہنچی۔

بقیہ: آپ کے مسائل

اس خیرات کا اہتمام کرتے ہیں اور وہاں کے علماء کرام بھی باقاعدہ کھاتے ہیں۔ منع کرنے والوں کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ج: کسی مرحوم کے لیے ایصال ثواب تو بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی رقم ایصال ثواب کے لیے خرچ کرنی ہو وہ چپکے سے کسی محتاج کو دے دی جائے یا کسی دینی مدرسہ میں دیدی جائے برادری کو کھانا اکثر بطور رسم دنیا کو دکھانے کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے ثواب نہیں ملتا۔ واللہ اعلم!

بقیہ: ذکر کے ثمرات

تجھ سے روشن ہیں جہان درد کے شمس و قمر
اے امام درد دل اے رہبر درد جگر
میرے دل کو روشنی دیتے نہیں شمس و قمر
کائنات دل کے ہیں کچھ دوسرے شمس و قمر
اے خدا تجھ سے ہی روشن ہیں ہمارا سے دل
اے ہماری کائنات دل کے خورشید و قمر

دل کے شمس و قمر سے مراد اللہ تعالیٰ کا نور ہے جو ذکر اللہ اور صحبت اہل اللہ سے عطا ہوتا ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

آپ کے مسائل کا جواب

بینک کی ملازمت اور تنخواہ کا مسئلہ

محمد اقبال میمن :

میں ایک بنک میں ملازم ہوں ۔ اس سلسلے میں آپ سے التماس ہے کہ آپ مجھے مندرجہ ذیل سوالات کا حل بتائیں ۔

س : یہ پیشہ حلال ہے یا نہیں کیونکہ ہم لوگ محنت کرتے ہیں ۔ اس کا معاوضہ ملتا ہے ۔

۲ ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تنخواہ کسی غیر مسلم سے قرض لے کر اس کو ادا کر دی جائے ۔ اگر کوئی غیر مسلم جاننے والا نہ ہو تو اس کا دوسرا طریقہ کیا ہے ۔

۳ ۔ حلال روزی کے لیے میں کوشش کر رہا ہوں ، مگر کامیابی نہیں ہوتی کیا اس رقم کو کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ میں دعا کرتا ہوں ۔ اگر دعا قبول نہیں ہوگی تو پھر کس طرح میں دوسرا وسیلہ بنا سکوں گا ۔

۴ ۔ میں نے اس پیسے سے دوسرا کاروبار کیا تھا ۔ مگر مجھے سات ہزار روپے کا نقصان ہوا ۔ اب میں کوئی دوسرا کام کرنے سے ڈرتا ہوں ۔ کیونکہ یہ رقم جہاں بھی لگاتا ہوں اس سے نقصان ہوتا ہے ۔ برائے مہربانی اس کا حل بتائیں ۔ کہ کوئی کاروبار کرنا ہو تو پھر کیا کیا جائے ۔

۵ ۔ کہتے ہیں کہ اس رقم کا صدقہ ، خیرات قبول نہیں ہوتا ۔ اس کا کیا طریقہ ہے ۔

۶ ۔ برائے مہربانی کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ میری دعا ، نماز ، صدقہ ، خیرات قبول ہو ۔

۷ ۔ کسی غیر مسلم سے جان پہچان نہ ہونے کی صورت میں رقم کس طرح جائز ہو سکتی ہے ۔

ج : بینک کا سارا نظام سود پر چل رہا ہے اور سود ہی میں سے ملازمین کو تنخواہ دی جاتی ہے ۔ اس لیے یہ تو جائز نہیں ، میں نے یہ تدبیر بتائی تھی کہ ہر مہینے کسی غیر مسلم سے قرض لے کر گھر کا خرچ چلایا جائے اور بینک کی تنخواہ قرض میں دے دی جائے ۔ اب اگر آپ اس تدبیر پر عمل نہیں کر سکتے تو سوائے توبہ و استغفار کے اور کیا ہو سکتا ہے حرام مال کا صدقہ نہیں ہوتا ، اس کی تدبیر بھی دی گئی ہے جس پر آپ عمل نہیں کر سکتے ۔ واللہ اعلم

متعدد سوالات اور انکے جواب

محبوب الرحمٰن ، کراچی

س : اکثر مساجد میں علماء (خطیب) نماز جمعہ میں جو خطبہ شریف ہوتا ہے اس کے دوسرے حصہ میں خلفائے راشدین کے جو اسمائے مبارک تلاوت کیے جاتے ہیں وہ نہیں کرتے ۔

ج : خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر خیر اہل سنت کا شعار ہے ۔ اس لیے ضرور کرنا چاہیے ۔

س : میں ضلع مانسہرہ صوبہ سرحد کا رہنے والا ہوں کراچی سے جاتے ہوئے ایبٹ آباد تک کل ۸ نمازیں قضا ہو گئیں ۔ میں نے جب ایبٹ آباد جاکر ایک ہوٹل میں قیام کیا تو میں نے سب نمازیں قصر فرض پڑھیں ۔ جب کہ میرا گھر بالاکوٹ ایبٹ آباد سے تقریباً ۷ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے آپ فرمائیں کہ میں نے صحیح کیا ہے یا کہ نہیں ۔

ج : سفر میں نماز قضا کرنا بڑا گناہ ہے ۔ بہر حال اگر سفر میں نماز قضا ہو جائے تو قصر ہی پڑھی جائے گی ۔ آپ نے ٹھیک کیا ۔

س : میں اپنے رشتہ داروں کے پاس حیدر آباد جاتا رہتا ہوں ۔ کیا وہاں میں جو نماز جماعت سے رہ جائے اس کو قصر پڑھوں یا پوری ۔

ج : اگر تنہا پڑھنے کی نوبت آئے تو قصر ہی پڑھیے ۔

س : ضلع مانسہرہ اور صوبہ سرحد کے دیہاتی علاقوں میں جب کوئی آدمی وصال پاتا ہے تو اس وصال والے دن تقریباً ۱۰ یا ۱۲ ہزار روپیہ خیرات اس طرح کی جاتی ہے کہ چاول ، خالص گھی اور جتنی گوشت خرید کر عام لوگ کھلاتے ہیں ۔ کچھ لوگ یہ رقم اپنی جائداد رہن رکھ کر

باقی صفحہ ۱۸ پر

جناب حکیم محمد اختر صاحب

ذکر اور فکر کے برکات و ثمرات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

عاشقانہ ذکر کی تیز رفتاری اور جلد منزل رسی

سیر زاہد ہر مہے یک روزہ راہ
سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ

بعض لوگ ذکر کی کمیت سے محروم ہیں یعنی ذکر ہی نہیں کرتے اور بعض لوگ ذکر کی کمیت تو پوری کر لیتے ہیں۔ مگر ذکر کی کیفیت خاصہ یعنی درد محبت سے ذکر کا اہتمام نہیں کرتے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں

عام می خوانند ہر دم نام پاک
ایں اثر نہ کند چوں نبود عشقناک

ترجمہ :۔ عام لوگ ذکر کی تعداد تو پوری کر لیتے ہیں لیکن درد محبت کے ساتھ والہانہ عاشقانہ ذکر نہیں کرتے۔ ایسے ذکر کا نفع اور اثر کامل نہیں ہوتا۔ ذکر کی عاشقانہ کیفیت اللہ والوں کی صحبتوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ؎

کس طرح فریاد کرتے ہیں بتا دو قاعدہ
اے اسیران قفس میں نو گرفتاروں میں ہوں

؎ مزہ دل میں آئے تو سب جھوم جائیں

نام لیتے ہی نشہ سا چھا گیا
ذکر میں تاثیر دور جام ہے

والہانہ ذکر اور حالت ذکر میں وجد کا ثبوت

مشکوٰۃ کی روایت ہے سبق المفردون
(صفحہ ۱۹۶)

یعنی اہل محبت بازی لے گئے جو والہانہ ذکر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ شیخ نے فضائل ذکر صفحہ ۲۱ میں کیا ہے۔ احقر کو اشکال ہوا کہ شیخ نے المفردون کا ترجمہ والہانہ کہاں سے کیا ہے جبکہ صحابہ کے دریافت کرنے پر کہ مفردون کون لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الذاکرون اللہ کثیراً والذاکرات یعنی اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مراد ہیں۔ پھر دل میں خیال ہوا کہ حضرت شیخ نے یہ ترجمہ دلالت التزامی سے فرمایا ہے کیونکہ کثرت ذکر کثرت محبت کو مستلزم ہے۔ من احب شیئاً اکثر ذکرہ جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ پھر خیال ہوا کہ شروح حدیث کی طرف رجوع کیا جائے۔ چنانچہ علامہ محی الدین ابو زکریا نووی شرح مسلم جزء ۲ صفحہ ۳۴۱ کتاب الذکر میں اس حدیث کے لفظ المفردون کی شرح دوسری روایت سے پیش کرتے ہیں۔ وجاء فی روایۃ ھم الذین اھتروا فی ذکر اللہ ای لھجوا بہ

ترجمہ : مفردون وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں وجد کرتے ہیں۔ لھج بہ لھجاً (س) فریفتہ ہونا ای لھجوا بہ یعنی فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر۔ لفظ نبوت کی شرح لفظ نبوت سے نہایت ہی باعث مسرت ہوتی پھر مرقاۃ میں اس کی شرح تلاش کی۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں المفردون الذین لا لذۃ لھم الا بذکرہ ولا نعمۃ لھم الا بشکرہ۔

ترجمہ: مفردون وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں لذت نہیں پاتے مگر اللہ تعالیٰ ہی کے ذکر سے اور نہیں کوئی نعمت ان کو نظر آتی کائنات میں مگر اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتے۔ لا ینسون الرب تعالیٰ علی کل حال نہیں بھولتے ہیں اپنے رب کو کسی حال میں۔
(مرقاۃ ج ۵ صفحہ ۵)

وہ ہر وقت بزبان حال کہتے ہیں ؎

الٰھی لا تطیب الدنیا الا بذکرک

اے اللہ مجھ کو دنیا اچھی معلوم نہیں ہوتی مگر آپ کے ذکر کے ساتھ۔ اللہ کے عاشقوں کا دل اللہ کے ذکر سے روشن ہوتا ہے۔ احقر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

باقی صفحہ ۱۰ پر

افکار قارئین

ملازمتیں قابلیت کی بنیاد پر یا آبادی کی بنیاد پر؟

وفاقی وزیر خزانہ کی قادیانیت نوازی پر ایک نظر

قاری محمد افضل مانسہرہ

گزشتہ دنوں پاکستان کی قومی اسمبلی میں ایک رکن اسمبلی کے ضمنی سوال کے جواب میں جو نیشنل رکن نے ایک قادیانی سفیر کے متعلق کیا تھا وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق نے فرمایا کہ حکومت ہر شہری کو بلا تخصیص مذہب یا فرقہ ملازمتیں فراہم کرنے کی پابند ہے۔ اور لوگوں کو ان کی اہلیت، قابلیت، ملک اور پیشے سے وفاداری کی بنیاد پر ملازمت فراہم کرتی ہے۔ مزید فرمایا کہ حکومت کسی سے سرکاری ملازمتوں کے معاملہ میں کسی نوعیت کا امتیاز نہیں کرے گی۔ خواہ کسی فرقہ یا مذہب سے متعلق ہو اور حکومت اس ضمن پر سختی سے عمل کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کا آئین کی دفعہ نمبر۔۔ کے تحت اقلیتوں کا تحفظ کرنا فرض ہے۔ جب رکن اسمبلی نے کہا کہ قادیانی، مذہب کے بنیادی اصولوں کو نہیں مانتے تو پھر ایک قادیانی کو جنیوا میں سفیر کیوں مقرر کیا گیا تو جواب میں وزیر خزانہ نے فرمایا کہ وہ قادیانی سفیر اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ وزیر خزانہ کے اس بیان سے قوم مطمئن ہونے کے بجائے غلط فہمیوں کا شکار ہوئی ہے۔

وزیر خزانہ کے اس جواب سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ قادیانیوں کا خیال ہے کہ وہ بھی دیگر اسلامی فرقوں کی طرح ایک فرقہ ہیں اور اس سلسلے میں وہ علماء کرام کے فتووں سے کام نکالتے رہتے ہیں کہ ان کے آپس میں ایک دوسرے پر بھی کفر کے فتوے ہیں جس طرح یہ اس کے باوجود کافر نہیں ہم بھی نہیں بلکہ ایک اسلامی فرقہ ہیں جبکہ پاکستان کی قومی اسمبلی ۷۴ء میں دوران تحریک ختم نبوت کے بعد یہ تاریخی فیصلہ کر چکی ہے کہ قادیانی اسلامی فرقہ نہیں وہ کافر ہیں۔

دوسری بات کہ حکومت اقلیتوں کا تحفظ کرنے کی پابند ہے اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو کوئی خاص خطرہ درپیش ہے حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے بلکہ اکثریت کو اقلیت یہاں بلیک میل کر رہی ہے۔ یہ مسلسل آٹھ سال سے حکومت کا اقلیتوں کو سر پہ اٹھا لینا اور ہر پندرہ، عشرہ، مہینہ یا چھ ماہ بعد صدر پاکستان، وزیر مذہبی امور یا خصوصی مشیروں کے اس قسم کے اقلیت پرستی پر مبنی بیانات کا جاری ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ پوری پاکستانی قوم اس بات کی حامی ہے کہ اقلیتوں کا تحفظ آئینی طریقے سے ہونا چاہئے پھر اس کی مخالفت بھی کوئی نہیں کرتا تو اس شد و مد سے اقلیتوں کو سر پہ اٹھانا آخر اس کی کیا وجہ ہے جب بھی اکثریت اپنے حقوق کی بات کرتی ہے حکومت کے اہل کار اقلیت کے تحفظ کا بیان داغ کر جان چھڑا لیتے ہیں۔ سوال گندم جواب چنا۔ جواب جو سوال قادیانی سفیر کے متعلق جواب اقلیتوں کے تحفظ کا عزم۔

تیسری بات جو وزیر موصوف نے فرمائی کہ بلا لحاظ مذہب یا فرقہ ملازمتیں فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ کیا یہاں اکثریت یا اقلیت کے حقوق کا کوئی پیمانہ ہے یا کہ نہیں وزیر خزانہ کے بیان سے یہ سمجھ آتا ہے کہ اقلیت اور اکثریت دونوں برابر ہیں اقلیتوں کے لیے صرف قابلیت شرط ہے۔ پھر وہ جس عہدے پر چاہیں جائیں ہم قادیانیوں کی ملازمتوں یا اقلیتوں کے حقوق کے قطعاً مخالف نہیں ہیں بے شک مراعات حاصل کریں۔ ملازمتیں کریں مگر اپنی آبادی اور کوٹہ کے تناسب سے۔ ہم ان کی جان کی حفاظت کریں گے۔ ان کے مال کا تحفظ کریں گے ان کے خون کا تحفظ کریں گے۔ بشرطیکہ یہ اپنے آپ کو اقلیت سمجھیں۔ اور ہم اقلیت کو اکثریت پر مسلط کرنے کی پالیسی کی پہلے بھی مخالفت کرتے رہے ہیں اب بھی کریں گے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی قانونی سقم ہے تو اسے من مانی ترامیم کی طرح ایک اور ترمیم کر کے اقلیتوں کے حقوق کے حدود اور آبادی کے تناسب سے کوٹہ متعین کرنا چاہئے۔

جو حقائق جو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا وہ گزشتہ تین باتوں سے زیادہ خطرناک اور شرمناک ہے یعنی وزیر موصوف نے فرمایا کہ لوگوں کو پیشہ اور ملک سے وفاداری کی بنیاد پر ملازمتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ اس سے وزیر موصوف نے پاکستانی قوم کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ قادیانی ملک و قوم کے بڑے وفادار ہوتے ہیں۔ اور قابلیت اور اہلیت کی شرط لگانے سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں قادیانی جنس کے پاس اہلیت اور قابلیت کا کوئی بڑا خزانہ ہے۔ جو اکثریت کے پاس نہیں ہو سکتا لہٰذا ان کو بلا لحاظ مذہب بنا پر قابلیت بڑے بڑے عہدے پیش کیے جاتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس بیان سے مسلمانان پاکستان کی توہین کی گئی ہے۔ اسلام تو قابلیت کے ساتھ ساتھ امانت داری کی قید لگاتا ہے کہ ملازم کو وفادار ہونا چاہئے۔ نہ کہ غدار، ملازم امانتدار ہونا چاہئے نہ کہ خائن۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی صاحبزادی کی طرف سے یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین۔ یعنی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہاں، اگر آپ فاتحوں اور امانت دار ملازم رکھنا چاہتے تھے، تو اس شخص میں یہ دونوں صفتیں موجود ہیں۔ ہم نے مدین کے کنویں پر دونوں باتیں آزما لی ہیں تو اگرچہ ملازم کے لیے پہلی وصف القوی، قابلیت اور اہلیت کی ہے مگر دوسری صفت الامین یعنی امانت دار ہونا بیان ہوا ہے۔ دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامنت الی اھلھا۔ ترجمہ: امانتیں ان کے اہلوں کے سپرد کرو، یعنی جن میں قابلیت اور دیانتداری دونوں ہوں۔ ہم تو اس آیت کو الیکشن کے لیے مخصوص کر چکے ہیں، اور ہر الیکشن میں ہر امیدوار اس آیت کو پڑھ پڑھ کر اپنے اسلام دوست ہونے کا ثبوت سامعین پر مسلط کرتا ہے۔ مگر علماء کرام نے تفسیر کی ہے کہ ہر عہدہ، نوکری، ملازمت قوم کی یا سونپنے والے کی طرف سے ایک امانت ہے تو معلوم ہوا کہ اسلام کی روشنی میں صرف قابلیت ہی شرط نہیں بلکہ حصول ملازمت کے لیے دیانتداری بھی شرط ہے۔ اب آیئے ذرا ماضی میں قادیانی افسر جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ ان کا جائزہ لیتے ہیں کہ انہوں نے ملک و قوم اور اسلام سے کس قدر وفاداری اور دیانتداری کا پاس کیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کی قابلیت قائد اعظم اور مسلم لیگ کے لیے پرکشش تھی اس لیے وہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ بڑے قابل ہیں عالمی عدالت انصاف کے جج بھی رہ چکے ہیں ان کی قابلیت کا ہمارے وزیر خزانہ انکار نہیں کر سکتے بلکہ تعریف کر سکتے ہیں۔ مگر ان کی قابلیت نے پاکستان کو اس کے عوام کو کیا دیا ہے۔ اگر دیا ہے تو یہ کہ تقسیم ملک کے وقت ایسی ڈنڈی ماری کہ نہ جانے کب تک پاکستانی قوم مسئلہ کشمیر کی صورت میں ان کی قابلیت کا خمیازہ بھگتتی رہے گی۔

ایم ایم احمد قادیانی پاکستان کے ایک اہم عہدے پر رہے ہیں ان کی قابلیت و اہلیت مسلم ہے ایک موقع ان کو اپنی زندگی میں ایسا ملا کہ وہ پاکستان کی کرسی صدارت تک جا پہنچے تھے یحییٰ خان جب ایران کے دورے پر ایک سازش کے تحت بھیجے گئے تھے ان کی جگہ قادیانیوں نے اقتدار پر قبضہ کرنا چاہا۔ ایم ایم احمد بدقسمتی سے اس کرسی پر بیٹھنے کے لیے جا رہا تھا خدا کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے مولانا اسلم قریشی پر کہ انہوں نے ایسا نشانہ لگایا کہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال دی، اپنی ملازمت قربان کر دی ملت اسلامیہ پاکستان کی کرسی تک قادیانیت کے منحوس چہرے کو نہیں پہنچنے دیا اور کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بجائے وہ شخص ہسپتال کا داخل ہوا۔ مگر قادیانیوں نے اسلم قریشی سے اس کا بدلہ لے لیا۔ ایم ایم احمد نے اپنی ملازمت کے دوران پاکستان کو اپنی قابلیت سے کیا دیا اس کا جواب حمود الرحمان کمیشن رپورٹ سے پوچھیے کہ پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے میں اس شخص نے کتنا اہم کردار ادا کیا تھا

ایئر مارشل ظفر چوہدری (ریٹائرڈ) پاک فضائیہ کے سب سے بڑے عہدے پر اپنی قابلیت سے پہنچا اس کی قابلیت نے پاکستان کو وفاداری دی یا غداری۔ اس شخص نے اس وقت اپنی قابلیت کا بدترین مظاہرہ کیا جب ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں مرزا ناصر کو پاک فضائیہ کے طیاروں سے سلامی دلائی آیا پاک فضائیہ کے فرائض میں ربوہ کی سرزمین کو سلام عقیدت قانوناً شامل ہے؟ ابھی ایک ماہ کی بات ہے دو بڑی ہیروئن کیس جہاں پاکستانی جہازوں کی بوریوں میں منوں کے حساب سے ہیروئن برآمد ہوئی آیا وزیر خزانہ وہاں سے بھاگ کر آنے والے قادیانیوں کو صدر کے بیان کو اور قادیانیوں کو دی ہیں سزا کو کہیں بھلا تو نہیں بیٹھے۔ یہ سب قادیانیوں کی قابلیت کی داستان ہے جو انتہائی طویل ہے مگر یہاں صرف اشارات سے کام لیا گیا ہے۔ رہی بات وزیر موصوف کی قابلیت والی خوبصورت پالیسی کی تو اس کی حقیقت مسلمانان پاکستان بخوبی جانتے ہیں کہ قابلیت کی بنیاد پر کتنی ملازمتیں حاصل کی جا سکتی ہیں، دراصل اس وقت ... مملکت خداداد پاکستان میں ملازمتیں حاصل کرنے کے دو مشہور طریقے ہیں، ملازمت رشوت کے زور سے حاصل ہوتی ہے یا سفارش کے زور سے۔ قابلیت کی بات آج کل کے زمانے میں کرنا خصوصاً اس دور میں یہ تو دوسروں کے علاوہ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دینا ہے۔ اس وقت اگر کوئی آسامی یا عہدہ خالی ہے تو مشہور طریقہ یہ ہے کہ یہ ملازمت کسی شخص کو دی ہے اور اس مطلوبہ شخص کو سلیکٹ کر کے اخبار کا پیٹ بھرنے کے لیے ایک چھوٹا اشتہار چھاپ دیا۔ آسامیاں خالی ہیں۔ تاکہ سیکڑوں بے کسوں مجبوروں کی سر خرچی کے ساتھ ساتھ ان کی دلداری کی جا سکے۔ مقررہ تاریخ پر انٹرویو ہو گیا باہر دور دراز سے آنے والوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں، روٹین پوری کر کے ریکارڈ بنا لیا۔ آیا یہ طریقہ ہے قابلیت کی بنیاد پر ملازمتیں فراہم کرنے کا۔

خرد کا نام جنون رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہمارے یہاں ایک میٹرک فیل قادیانی اپنی قابلیت کی بنیاد پر واپڈا کا ایس ڈی او ہے اور حاضر سروس ہے۔ کیوں نہ ہو آخر اپنے پیغمبر کی ایک سنت پر تو عمل کرتا ہے وہ بھی تو پرائمری فیل تھا۔ اور اپنی قابلیت کی بنیاد پر نبی بن بیٹھا اور اس کا امتی کم از کم واپڈا کا ایس ڈی او نہ بن سکے؟ اب سوال یہ ہے کہ اس وقت کے قادیانی ظفر اللہ چوہدری، ایم ایم احمد، ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری جیسے بڑے بڑے ذمہ دار عہدوں پر رہنے والے قادیانیوں سے زیادہ قابل تر نہیں ہیں اگر زیادہ قابل ہیں تو پھر مسلمانان پاکستان کو ان کی وفاداری کے منطقی انجام کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اگر ان سے زیادہ قابل نہیں تو پھر قادیانی خواہ قابل ہو یا ناقابل بغیر ... بڑے عہدے پر ہو یا چھوٹے عہدے پر ان کی سخت نگرانی کرنی ہو گی اس لیے کہ یہ کھاتے پاکستان کا ہیں گاتے بھارت کا ہیں ان کی یاری اسرائیل کے ساتھ ان کا دوستانہ امریکہ کے ساتھ ان کے یارانے روس کے ساتھ ہیں یہ احکامات اپنے آقاؤں سے لیتے ہیں اور وفاداری پاکستان سے کرتے ہیں۔ ایسی وفاداری جس کی ابھی اوپر ایک جھلک آپ نے دیکھی، جیسی وفاداری ان کے بڑوں نے کی ایسی یہ کریں گے۔ وزیر خزانہ کے بیان کے مطابق اس وقت گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر کے قادیانی افسر جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ان کی تعداد ۹۵ ہے۔ ۲۱ محکمہ دفاع میں، ۱۱ وزارت خزانہ و منصوبہ بندی میں، ۹ وزارت خارجہ میں، وزارت زراعت میں، ۵ صحافی بیورو میں، ۷ پیداوار کی وزارت میں، ۱-۳ امور داخلہ میں، ۲ محنت تجارت پیٹرولیم کی وزارتوں میں ایک ایک ہے ابھی صرف گیارہ وزارتوں سے رپورٹ ملی ہے۔ اس لیے آخر میں امت مسلمہ کا یہ متفقہ مطالبہ ہے اور عرصہ سے ہے کہ دفاع، امور خارجہ، منصوبہ بندی وغیرہ حساس محکموں سے قادیانیوں کو نکالا جائے اور دیگر کلیدی عہدوں سے فوراً ہٹایا جائے۔

خاتم النبیین

کی قادیانی تفسیر

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی۔

مرزا غلام احمد کے اتباع کا یہ عام اعتراض ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی ہے۔ بلکہ خاتم کے معنے مہر کے ہیں یعنی جس طرح مہر اس چیز کی تصدیق کرتی ہے جس پر مہر ہے اسی طرح آپ سارے نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس رو سے خاتم النبیین کے معنی ہوئے نبیوں کا تصدیق کرنے والا۔ پس اس آیت سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبوت ختم ہو چکی ہے اسی طرح لانبی بعدی کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے جیسا کوئی نبی نہ ہوگا۔ کم درجہ کا نبی ہو سکتا ہے۔ جس طرح اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ کا یہ مطلب ہے کہ جب کوئی کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس جیسا دوسرا کسریٰ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس جیسا دوسرا قیصر نہ ہوگا۔

قادیانیوں کی مذکورہ بالا فریب دہی کا پردہ ہم ان الفاظ سے چاک کرتے ہیں کہ اگر ہم اس بات کو تسلیم کر لیں کہ خاتم النبیین میں خاتم کے معنے مہر کے ہیں تو بھی اس آیت سے نبوت کا ختم ہو جانا ہی ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ اس معنی کی رو سے مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر کے ساتھ اس واسطے تشبیہ دی گئی ہے۔ کہ جس طرح مہر آخر میں لگائی جاتی ہے اسی طرح آپ سب نبیوں کے آخر میں۔ حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔

تشبیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخاتم لکونہ فی خاتمتھم ۔۱۲

یا یوں کہیے کہ جس طرح کسی چیز کو بوتل وغیرہ میں بند کر کے مہر کر دیتے ہیں تاکہ دوسری چیز اس میں داخل نہ ہو سکے۔ اسی طرح سلسلہ نبوت کو بند کر کے آپ کو مہر بنایا تاکہ اب کوئی دوسرا سلسلہ [نبو]ت میں داخل نہ ہو سکے۔

قادیانیوں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جس طرح مہر تصدیق کرنے والی چیز ہے اسی طر[ح] ... [انب]یاء کی تصدیق کرنے والے ہیں اگر ہم تسلیم کر لیں کہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ سب نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں تو یہ صفت سب نبیوں میں پائی جاتی ہے اس لئے کہ ہر نبی کل انبیاء کی تصدیق کرنے والے ہیں کسی نبی نے کسی نبی کی تکذیب نہیں کی ہے پس یہ صفت آپ کے ساتھ خاص نہیں ہوئی حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کو ان چھ چیزوں میں شمار کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "میں دوسرے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔

۱۔ مجھ کو جامع کلمات دئے گئے۔
۲۔ میں رعب کی وجہ سے فتحیاب ہوں۔
۳۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔
۴۔ ساری زمین میرے لئے نماز اور تیمم کے لائق بنائی گئی۔
۵۔ میں تمام لوگوں کے لئے رسول ہوں۔
۶۔ نبیوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔

خاتم کے معنی "مہر" کے کر پھر اس کو تصدیق کرنے والے کے معنے میں لینا عربی لغت اور عربی محاورات کے بالکل خلاف ہے عربی محاورات میں خاتم تصدیق کرنے والے کے معنی میں مستعمل نہیں ہے۔ نہ تو قرآن و حدیث میں اور نہ دیگر کلام عرب میں۔

اگر کسی قادیانی کو کچھ بھی علمیت کا دعویٰ ہے تو اس بات کو کلام عرب سے ثابت کرے۔ کہ خاتم کے معنی مُصَدِّق کے ہیں۔ اگر ثابت نہ کر سکے تو اس طرح کی تفسیر میں وہ اس حدیث کا مصداق ہے جو ترمذی میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تفسیر محض اپنی رائے سے کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

آیت میں مشہور قرأت کی رو سے خاتم بالکسر ہے جس کے معنے ہیں ختم کرنے والا۔ مرزا غلام احمد نے اسی قرأت کو لیا ہے۔ اور یہی معنے کئے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "ازالہ اوہام" حصہ دوم صفحہ ۲۵۴ پر لکھتے ہیں کہ یہ آیت یہ ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا، نبیوں کا"

تمام اہل لغت اور تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ خاتم النبیین میں خاتم کو بالکسر پڑھو یا بالفتح دونوں حالت میں اس کے معنے آخر النبیین ہیں۔

اور اکثر احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو "انا آخر الانبیاء" "انا العاقب" "انا المقفی"

اور چند سطور بعد لانبی بعدی فرما کر بتلا دیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہیں۔ اب کون ایماندار ہے کہ ان تصریحات کو چھوڑ کر خاتم النبیین کے دوسرے معنے کرے۔

قادیانیوں کا یہ کہنا ہے کہ لانبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نبی نہ ہوگا آپ سے کم درجہ کا نبی ہو سکتا ہے محض فریب دہی ہے۔ اسی لئے کہ اگر قادیانیوں کا یہ خیال صحیح ہو تو اس لئے لازم آتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنی ہوں کہ خدا جیسا کوئی معبود نہیں ہے خدا سے کم درجہ کا معبود ہو سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) اسی طرح یہ بھی لازم آتا ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ کا یہ مطلب ہو کہ حضرت عیسیٰ جیسا کوئی مہدی نہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ سے کم درجہ کا مہدی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ مرزا غلام احمد لا مہدی الا عیسیٰ کا یہ مطلب لکھتے ہیں کہ اس وقت بجز عیسیٰ کے کوئی مہدی نہ ہوگا۔

اب قادیانی بتائیں کہ کلمہ طیبہ کے صحیح معنے کیا ہیں اور مرزا صاحب نے جو معنے لا مہدی الا عیسیٰ کے لکھے ہیں صحیح ہیں یا غلط؟

ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبل میں انس بن مالک سے ایک صحیح حدیث مروی ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی

کا کیا مطلب ہے۔ اور پھر اس جملے کے بعد فانقطعت کے ساتھ فلا رسول بعدی ولانبی لانے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

قادیانیوں کا اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس حدیث سے محض ناواقف ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قریش اسلام قبول کرنے سے پہلے شام اور عراق میں تجارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تو ان کو اس بات کا خوف ہوا کہ شام میں قیصر کی سلطنت ہے۔ اور عراق میں کسریٰ کی سلطنت ہے۔ اور یہ دونوں ہمارے مذہب اسلام کے مخالف ہیں اور ہم لوگوں کو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے ملک میں تجارت نہیں کرنے دیں گے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو یہ خوشخبری سنائی کہ شام سے قیصر کی سلطنت اور عراق سے کسریٰ کی سلطنت بہت جلد زوال پذیر ہو جائے گی۔ پھر شام میں قیصر کی اور عراق میں کسریٰ کی سلطنت نہ ہوگی۔ پس فلا کسریٰ بعدہٗ ولا قیصر بعدہٗ کا یہ مطلب ہے فلا کسریٰ بالعراق ولا قیصر بالشام۔ اور یہی واقع بھی ہوا کہ عراق سے کسریٰ کی سلطنت گئی تو پھر کوئی کسریٰ عراق کا مالک نہ ہوا اور شام سے قیصر کی سلطنت گئی تو پھر شام کا مالک کوئی قیصر نہ ہوا۔

(صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴)

بقیہ: مرے چارہ داری

باغیوں اور سرکشوں کی موت اور ان کی شرارتوں اور ایذاؤں کے خاتمہ کو عالم انسانیت کے لیے نعمت قرار دیا ہے اسی لیے اس پر کلمہ شکر "الحمد للہ" ارشاد فرمایا گیا۔ اسی طرح دوسرے مقام پر کفار و مشرکین کی موت پر افسوس و غم کی نفی کر دی گئی اور فرمایا

فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین (الدخان) کہ ان کافروں کی موت پر زمین و آسمان نہیں روئے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

معلوم ہوا کہ خدا کے باغیوں اور مرتدین کی موت پر اظہار افسوس تعلیمات اسلامی کے منافی اور ان کے لیے سکون و بخشش کی دعا قرآن کریم کے صریح حکم کی خلاف ورزی ہے۔ ہمارے صدر صاحب پر کچھ عرصہ قبل "قادیانی" یا "قادیانی نواز" ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔ ان کے مخالف سیاسی حلقوں نے اسے خوب ہوا دی مگر صدر صاحب نے واشگاف تردید کرکے اپنے مخالفین کی اس چال کو ناکام بنا دیا۔ ابھی حال ہی میں انہوں نے لندن میں منعقد ہونے والی "عالمی ختم نبوت کانفرنس" کے نام ایک پیغام میں قادیانیت کو انسانیت کے لیے ایک کینسر قرار دیا ہے۔

لیکن دوسری طرف ظفر اللہ کے لیے دعائے سکون و مغفرت کرنے سے ان کے مخالفین کو پھر موقع مل سکتا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کر سکیں۔ اس لیے ہم صدر صاحب کی خیر خواہی اس میں سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ان ریمارکس پر غیر مبہم الفاظ میں معذرت کر دیں تاکہ ان کے سیاسی مخالفین کا منہ بھی بند ہو سکے اور وہ خود بھی شرعاً ایک ممنوع اور قابل اعتراض بات سے بچ سکیں۔

مقصود ما نصیحت بود و کردیم

اخبار میں اطلاعات کے مطابق آنجہانی ظفر اللہ کے جنازہ میں اردن کے سفیر نے بھی شرکت کی اور قبل ازیں سعودی سفیر بھی ان کی عیادت کر آئے۔

ہم اور تمام مسلمانان عالم عرب ممالک بالخصوص الحرمین شریفین سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے انہیں اپنے گھر کے قرب و جوار میں آباد فرما کر جس اعزاز و شرف سے نوازا ہے۔ وہ بادشاہوں کے لیے بھی قابل رشک ہے۔ اس لیے ان حضرات سے کوئی خلاف شریعت کام سرزد ہو جائے تو وہ ہمارے لیے دلی صدمہ کا باعث ہوتا ہے۔ سعودی سفیر کی عیادت کرنے سے کسی حد تک چشم پوشی بھی کر لی جائے تو مستقل طور پر اردنی سفیر کی ایک کافر کے جنازہ میں شرکت کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ تعجب ہے کہ وہ ایک مسلمان حکومت کا نمائندہ اور سفیر کیا ہے۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(بشکریہ: الخیر ملتان)

بقیہ: لندن سے خط

یں۔ تقاریر و عزائم ان رسائل کے انگلش عربی میں ترجمے شائع کرکے یہاں بھجوائیں۔ انگلش یہاں کی زبان ہے۔ باقی ملک بھر کی تمام یونیورسٹیوں میں عرب طلبا رکھے لئے عربی لٹریچر درکار ہے۔ اس کی طرف آپ توجہ فرمائیں۔

امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب، قاضی صاحب قادری صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب، بشیر صاحب، ایاز صاحب، دفتر کے باقی حضرات و جملہ مبلغین و متعلقین سے تسلیمات میں علیحدہ حضرت اقدس امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کو خط نہیں لکھ سکا۔ آپ یہ خط پڑھ کر حضرت اقدس کو بھجوا دیں اس سو ادبی کی معافی کے ساتھ طالب دعا۔

(والسلام) انگلینڈ

افکارِ معاصرین

صدرِ مملکت کی بے جا رواداری

صدر صاحب ظفر اللہ کے بارے میں ریمارکس پر غیر مبہم الفاظ میں معذرت کر دیں۔

یکم ستمبر کو معروف قادیانی ظفر اللہ خان آنجہانی ہو گئے۔ تو دوسرے دن حسب معمول ہمارے صدر صاحب کا تعزیتی بیان اخبارات کی زینت بنا، ارشاد فرمایا کہ۔

"ان کی موت سے پاکستان ایک ممتاز شہری سے محروم ہو گیا۔ دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ متوفی کی روح کو سکون بخشیں۔"

صدر صاحب قبل ازیں آنجہانی کی تیمارداری کے لیے ہسپتال بھی تشریف لے جا چکے ہیں۔ دینی حلقوں نے اُن کی اس وسعت ظرفی کا برا منایا اور قادیانی امت کے رہنما اور سربراہ مرتد کی عیادت اور اس کے لیے دعائے صحت کو خلاف شریعت قرار دیا۔ صدر صاحب کی دعائے صحت کے باوجود جب آنجہانی چل بسے تو انہوں نے اس کی روح کے سکون کی دُعا کر کے تمام مسلمانوں کے جذبات کو بُری طرح مجروح فرمایا۔

بے شک اسلام محبت و مرحمات اور غمخواری و رواداری کا مذہب ہے۔ مگر ہم سب خدا کے بندے اور اس کے حکم کے تابع اور غلام ہیں۔ غلام کو یہ اجازت نہیں کہ وہ آقا کے باغی دشمن اور نافرمان سے محبت و الفت کے رشتے استوار کرے۔ اسی طرح مومن کی محبت و عداوت اور دوستی و دشمنی اپنی ذات اور ذاتی حقوق و معاملات کی بجائے صرف اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین کی خاطر ہو گی۔

مومن اس حکم الٰہی کا پابند ہے کہ، یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصٰری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم (مائدہ)

کہ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ اور دوسرے کافروں کو اپنا دوست مت بناؤ وہ خود ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا۔ وہ انہی میں سے ہو گا۔"

خدا کی محبت اور خدا کے باغی کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسی لیے اسلام نے کافر کو مومن کی محبت و دوستی کے لائق قرار نہیں دیا۔ ظن غالب ہے کہ صدر صاحب نے ظفر اللہ خان کی موت پر صرف "رسم دنیا" کے طور پر "رنج و غم" کا اظہار کیا ہے مگر اخباری رپورٹنگ کے مطابق ان کی طرف سے یہ الفاظ بھی منسوب ہیں "خدا تعالیٰ متوفی کی روح کو سکون دیں"۔ مرنے کے بعد کسی کی روح کو سکون بخشے جانے کی دعا کا مطلب دعائے مغفرت ہے جو مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

ادھر صدر صاحب اپنے ایک آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے مطابق قادیانی گروہ پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ سے یہ پابندی عائد کر چکے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے مخصوص القاب اور دینی اصطلاحات استعمال کرنے کے مجاز نہیں۔ مومن و فاسق مسلم و مجرم اور اصحاب جنت و اصحاب جہنم کے امتیاز اور فرق کو قرآن پاک میں متعدد مقامات پر دہرایا گیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ خدا کے ہاں اندھیر نہیں کہ باغی اور مخلص دونوں کا انجام ایک جیسا ہو جائے گا۔

افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون (القلم)

(کیا ہم ماننے والوں کو نہ ماننے والوں کی طرح کر دیں گے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟)

اور۔ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون ۝ ترجمہ: کیا مومن انجام کے لحاظ سے فاسق کی طرح ہو سکتا ہے! بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔

سورۃ حشر میں غیر مبہم طور پر فیصلہ فرما دیا گیا کہ،

لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون ۝

(اہل نار اور اہل جنت کبھی برابر نہیں ہو سکتے، اصحاب جنت ہی کامیاب ہونے والے ہیں)

آخرت کا سکون اور کامیابی اصحاب جنت کے ساتھ خاص ہے اور صاحب جنت اہل ایمان کے سوا کوئی نہ ہو گا۔ چونکہ اللہ جل شانہ کے فیصلے اور حکم کے مطابق آخرت میں کافر کی بخشش ممتنع ہے۔ اس لیے دنیا میں ان کے لیے بخشش اور سکون کی دعا سے منع فرمایا اور اس کی تاکید مزید کے لیے عام مسلمانوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بھی منع فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ آخرت میں کفر و شرک کی نجاست و گندگی پیغمبر کی دعا سے بھی نہیں دھل سکتی۔ سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا۔

ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم ۝ ترجمہ: (پیغمبر کریم علیہ السلام اور دوسرے ایمان والوں کو جائز نہیں کہ وہ مشرکین و کفار کے حق میں دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ قریبی عزیز ہوں جبکہ یہ بات واضح ہو چکی کہ ایسے لوگ جہنمی ہیں۔)

آنجہانی ظفر اللہ کے کفریات و ارتداد سے پورا ملک آشنا ہے یہی وہ شخص ہے جس نے بانی پاکستان محمد علی جناح کی نماز جنازہ یہ کہہ کر پڑھنے سے انکار کر دیا کہ۔

"مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھ لیا جائے"

ایسے مفسدین مشرکین اور مرتدین سے خدا کی زمین کا پاک ہونا باعث افسوس نہیں مقام حمد و شکر ہے کہ ان کی نحوست دنیا سے خدا کی مخلوق محفوظ ہوئی۔ قرآن نے خدا کی سرکش اور نافرمان قوموں پر عذاب اور ان کے استیصال و خاتمہ کی خبر پر ارشاد فرمایا۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین ۝ یعنی ظالم قوم نیست و نابود ہو گئی اور تمام تعریفیں پروردگار عالم کے ساتھ خاص ہیں" قرآن نے خدا کے

باقی ص۲۶ پر

مناظرہ

ایک قادیانی کے پانچ سوال

اور

ان کا جواب

تحریر: ندیم رانا

اعتراض نمبر ۲ سورۃ الجمعہ پارہ ۲۸ آیت ۳ سے متعلق حدیث بخاری میں لکھا ہے کہ اہل فارس میں سے ایک یا زیادہ لوگ ایمان کو واپس لے آئیں گے اس میں امام مہدی سے متعلق خبر ہے۔

جواب آیت کریمہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم الخ۔ کا ترجمہ یہ ہے۔

"وہی ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں ایک رسول (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں میں کا پڑھتا ان کے پاس اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا عقل مندی اور اس سے پہلے پڑے تھے یہ صریح گمراہی میں اور ایک اور ان کے واسطے انہیں میں سے جو ابھی ان میں نہیں ملے اور وہی ہے حکمت والا"

حضرت امام ابن کثیر صحیح بخاری کی حدیث نقل کرنے کے بعد یوں تشریح فرماتے ہیں:۔ ففی ھذا الحدیث دلیل علیٰ ان ھذہ السورۃ مدنیۃ — تا — قال ھو الاعاجم وکل من صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر العرب۔

ترجمہ۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ یہ سورت (جمعہ) مدینہ (مدینہ میں نازل ہوئی) ہے اور اس پر بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و بعثت تمام عالم اور تمام لوگوں کے لئے عام ہے کیونکہ آیت مذکورہ میں وآخرین منہم کی تفسیر حدیث بخاری میں فارس سے کی گئی ہے اور اسی وجہ سے آپ نے فارس و روم وغیرہ کی طرف دعوت نامے ارسال فرمائے اور اسی لئے امام تفسیر حضرت مجاہد اور دوسرے بہت سے علماء تفسیر نے "وآخرین منھم" کے متعلق فرمایا ہے کہ اس سے مراد عجمی (غیر عرب) لوگ ہیں غیر عرب میں سے جن لوگوں نے آپ کی تصدیق کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں یوں فرمایا:۔

ان فی اصلاب اصلاب اصلاب رجال ونساء من امتی یدخلون الجنۃ بغیر حساب ثم قرا وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی بقیۃ من بقی من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن کثیر ص ۳۴۹ ج ۹

ترجمہ:۔ بیشک میری امت کے مردوں اور عورتوں کی پشت در پشت در پشت ایسے لوگ ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور آپ نے اس کی شہادت میں یہ آیت پڑھی۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم مراد یہ تھی آخرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو امت محمدیہ (قیامت تک) آنے والے ہیں۔

الغرض اس آیت مقدسہ میں کسی خاص شخصیت کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں بلکہ اس سے مراد آپ کے بعد آنے والے مسلمان ہیں آیت کی تفسیر میں تمام مفسرین نے قیامت تک آنے والی آپ کی امت ہی مراد لی ہے۔

مرزا قادیانی کون تھا؟

قادیانی حضرات اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں اس سلسلہ میں دو باتیں پیش نظر رہیں۔

(۱) —— مرزا غلام احمد قادیانی امت محمدیہ میں شامل نہیں ہے۔

(۲) —— انہوں نے اپنے خاندان کے متعلق متضاد دعوے کیے ہیں۔

چودہ سو سال سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اپنے کو مسلمان کے نام سے پکارتے چلے آ رہے ہیں اور یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے فرمایا، "ھو سمّٰکم المسلمین" چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب کوئی نیا فرقہ وجود میں نہ لاتے اپنے کو مسلمان ہی کہلواتے —— لیکن مرزا صاحب نے ایسا نہیں کیا بلکہ لکھا ہے کہ

ان ہی دونوں میں سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کیلئے ایک کرنا بجائے گا"

پھر مرزا صاحب نے کہا کہ :۔

خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمان مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ اپنے اس فرقہ کا نام مرزا صاحب نے "فرقہ احمدیہ" رکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ کروڑوں مسلمان جو مرزا صاحب کو نہیں مانتے انہیں غیر احمدی کا طعنہ دیا۔ اور یہ فتویٰ بھی لگایا کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"

آئینہ کمالات اسلام جو مرزا صاحب کی ایک ضخیم کتاب ہے اس میں اربوں مسلمانوں کے (مرزا صاحب کے دور سے اب تک کی تعداد اربوں سے متجاوز ہے) بارے میں کہا:۔

کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔

ہر مسلمان نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر دی سوائے کنجریوں کی اولاد کے"

یہ حوالہ جات جو مرزا صاحب کے اپنے قلم سے ہیں اس بات کی کھلی دلیل ہیں کہ مسلمانوں کا مرزا قادیانی اور قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں وہ مرزا صاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے جہنمی اور کنجریوں کی اولاد ہیں (العیاذ باللہ) یہ قادیانیوں کے بڑے میاں کے نظریات تھے اب ذرا چھوٹے میاں کی گوہر افشانیاں بھی ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے اپنے باپ کی طرف سے مسلمانوں کا لفظ استعمال کرنے کے نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"مسیح موعود (مرزا صاحب) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں سے غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان...... پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت نے (یعنی مرزا قادیانی) جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ورنہ آپ حسب الہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔

(کلمۃ الفصل)

بقیہ : حضرت بنوری

ملک گیر تحریک جب کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۷ ستمبر ۷۴ء کو فرنگی سامراج کے خفی ایجنٹ منکرین ختم نبوت قادیانی گروہ کو کافر تسلیم کر لیا۔ تو ایک طرف پورے ملک کے مسلمانوں نے ان شہدائے ختم نبوت کے لیے بڑے چلانے پر خراج تحسین کا اہتمام کیا جو ۱۹۵۳ء میں عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جرم کی پاداش میں اس وقت کی نام نہاد اسلامی حکومت کے ظلم وستم کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش فرما گئے اور دوسری طرف عامۃ الناس نے اسی تاریخی فتح پر مسرت وخوشیوں کے شادیانے بجائے۔ عشق نبوی ؐ سے روحانی تعلق کی بناء پر مرحوم اکابرین کی ارواح نے بھی روئے زمین پر سب سے زیادہ پرفتن اور شیطانی قوت کی شکست وریخت پر اظہار خوشی کیا اسی ضمن کا ایک واقعہ حضرت بنوری ؒ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں "شوال ۱۳۹۴ھ میں لندن کے قیام کے دوران خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا وسیع مکان ہے گویا ختم نبوت کا دفتر ہے۔ بہت سے لوگوں کا مجمع ہے میں ایک طرف جا کر سفید چادر جس طرح کہ احرام کی چادر ہو باندھ رہا ہوں اسی اثنا میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ؒ بھی اسی حالت میں احرام والی چادر کی لنگی بندھی ہوئی ہے۔ اور اوپر کا بدن مبارک بغیر کپڑے کے ہے۔ میرے داہنے کاندھے کی جانب تشریف لائے۔ اور آتے ہی مجھ سے لپٹ گئے اور بہلا پر جیدار شاد فرمایا" واہ میرے بھول" پھر دیر تک معانقہ فرمایا۔ میں خواب ہی کی حالت میں خیال کرتا ہوں کہ مبارکباد کے لیے تشریف لائے ہیں۔ قادیانی ناسور کے علاج سے نہ صرف زندہ بزرگوں کو مسرت ہوئی۔ بلکہ جو حضرات دنیا سے رخت سفر باندھ چکے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی اس سے بے حد پایاں خوشی ہوئی ہے"۔ حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف بنوری ؒ اپنی زیست مبارکہ کا ایک ایک لمحہ خدمت دین اور تبلیغ اسلام کے لیے وقف کر دینے کے بعد دل کے عارضے میں مبتلا ہو کر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۷۷ء کو عالم فانی سے کوچ کر گئے۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

صادق آباد میں ایک تقریب

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز کلام جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کے ناظم عمومی میاں مظہر نثار نے مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے اعزاز میں پارٹی دی۔ جس میں رحیم یار خان کے نوجوان خطیب مولانا عبدالرؤف ربانی جو مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے نائب صدر بھی ہیں مہمان خصوصی تھے اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے سرپرست علامہ مشتاق احمد پرنسپل الفیصل اکیڈمی نے مسئلہ ختم نبوت پر پر تاثیر خطاب فرمایا اور کہا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلمان ہر قسم کے اختلافات سے بالاتر ہو کر مسئلہ ختم نبوت کے موضوع پر اظہار خیال کریں چونکہ قادیانیت آج پوری دنیا میں کافر اعظم مرزا غلام احمد کی نبوت کا پرچار کرنے میں پورے زور و شور سے مصروف ہے۔ علامہ عبدالرؤف ربانی نے کہا سازشین ختم نبوت کا تعاقب آج سب سے بڑا جہاد ہے تمام علماء اسلام کو چاہیے کہ وہ متحد ہو کر تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سر انجام دیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں جو پوری دنیا میں اس اہم مسئلہ پر سنجیدگی سے مصروف عمل ہے اور سازشین ختم نبوت کا کامیاب تعاقب کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے جناب سید حسین ضیاء قادری نے چند قرار دادیں پیش کیں جنہیں متفقہ طور پر پاس کر لیا گیا۔

اکابر ختم نبوت

تحریر: حافظ محمد ابراہیم بندھانی

محدث عصر

حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امیر شریعتؒ نے جنہیں عصر حاضر کا ''انور شاہ'' قرار دیا

محدث العصر، علم وعرفان کے پیکر مجسم، فاتح قادیانیت حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۹۰۸ء میں پشاور ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں مہابت آباد میں سید محمد زکریاؒ کے گھر میں ہوئی۔ ابتدائی اور متوسط تعلیم پشاور اور کابل میں مختلف علماء سے حاصل کی۔ ۱۳۴۵ھ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور یہاں مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ ۱۳۴۷ھ میں امام العصر حضرت علامہ محمد انور کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے مدرسہ ڈابھیل میں دورۂ حدیث پڑھا۔ دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ہی کی خدمت میں کر شب وروز کی مصاحبت میں کمالات انوری سے بھرپور استفادہ حاصل کرتے رہے۔ ۱۳۵۰ھ میں امتیاز کے ساتھ جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور فیض الباری ونصب الرایہ کی طباعت کے لیے مصر کا سفر کیا۔ مصر کے دس ماہ کے قیام میں وہاں کے رسائل ومجلات میں دارالعلوم دیوبند اور اس کے اکابر پر گراں قدر مقالات لکھے اور علامہ زاہد الکوثریؒ جو اس زمانے میں مصر ہی میں مقیم تھے۔ خوب استفادہ حاصل کیا۔ بعد ازاں مدرسہ رفیع الاسلام پشاور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ تدریس کے دوران جمعیۃ العلماء ہند صوبہ سرحد کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ملکی سیاست میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے سانحۂ ارتحال کے بعد درس وتدریس کے لیے مدرسہ ڈابھیل تشریف لے گئے۔ پھر غالباً ۱۳۶۸ھ میں دارالعلوم ٹنڈو الہ یار میں شیخ التفسیر کی حیثیت سے تشریف لے آئے چند سال کے بعد دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سے قطع تعلق کرکے کراچی آگئے۔ اور یہاں ایک عظیم دینی مدرسہ کے قیام کے لیے انتھک جدوجہد کی اور بالآخر ۱۹۵۳ء میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کی بنیاد رکھی اور آخر وقت تک حضرت بنوریؒ اس کی ظاہری وباطنی تکمیل وترقی میں کوشاں رہے۔ اور پھر حضرت بنوریؒ کی شب وروز کی محنت شاقہ کے نتیجے میں دیکھتے ہی دیکھتے اس قدر مختصر عرصہ میں مذکورہ مدرسہ نے اندرون وبیرون ممالک اتنی زیادہ شہرت ومقبولیت کی منزلیں حیرت انگیز تیزی سے طے کیں کہ متحدہ عرب امارات، افریقہ، اور مشرق وسطیٰ سمیت دیگر بہت سے ممالک سے نوجوانوں کی بڑی کثیر تعداد قرآن وحدیث کی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے کے لیے حضرت بنوریؒ کی قائم کردہ اس عظیم درسگاہ میں آنا شروع ہوگئی۔ اور اس طرح مدرسہ عربیہ اسلامیہ کا شمار عالم اسلام کی چند بڑی یونیورسٹیوں میں ہونے لگا۔ رئیس المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی علمی وروحانی عظمتوں کے وارث علامۃ العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ جیسے واقعات وحالات اور روزمرہ کے معمولات اور ان کی عبقری شخصیت کے کرامات وکمالات کا اگر مشاہدہ ومطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ کی سیرت عبادت وریاضت اور اوصاف حمیدہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا عملی نمونہ تھی۔ حضرت بنوریؒ پیکر علم وفضل اور ایک باوقار عالم دین اور شب بیدار درویش ہی نہیں بلکہ بے مثال محدث، عظیم مدرس، مصنف، فقیہہ، عربی کے انشاء پرداز، نثر نگار، اور بہترین شاعر وادیب بھی تھے۔ آپ نے اپنا دامن ملکی سیاست کی آلودگیوں سے بچائے رکھا۔ حضرت بنوریؒ کو سستی شہرت نام ونمود اور ظاہری وضع قطع سے سخت نفرت تھی۔ وہ دنیا کی عیش وآرام اور آلائشوں سے بے نیاز ایک مرد قلندر تھے۔ شاید ہی کوئی دور ایسا گذرا ہو جب حکومت وقت کی جانب سے حضرت بنوریؒ کو مختلف عہدوں کی پیشکش نہ ہوئی ہو۔ لیکن ان کا ہمیشہ بس ایک ہی جواب ہوتا کہ

کیا حسن نے سمجھا ہے، کیا عشق نے جانا ہے
ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ اپنی تمام تر توجہ علوم دین پر مرکوز رکھتے درس وتدریس سے فراغت کے بعد آپ ذکر الٰہی اور تصنیف وتالیف کے کاموں میں مشغول رہتے۔ گویا فروغ دین اور تبلیغ واشاعت اسلام کا عجیب سا اضطراب تھا۔ جو حضرت بنوریؒ کو کسی ساعت سکون ہی نہیں لینے دیتا تھا۔ آپ کی محض ایک

ہی تھا اور تڑپ محض یہ کہ کرۂ ارضی پر موجود تمام مسلمان خلافِ شرع اور رسوماتِ جاہلیہ، شرک و بدعات اور دیگر باطل عقائد و گمراہ افکار سے چھٹکارا حاصل کرکے سنتِ نبوی ﷺ اور قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگیوں کو استوار کریں۔ علامہ بنوریؒ کی علمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات کا دائرہ کار صرف پاکستان تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ بیرونی ممالک کے مسلسل تبلیغی دوروں اور علمی تصانیف کے ذریعے عرب، افریقہ اور یورپ وغیرہ میں بھی ان کے عقیدت مندوں اور مداحوں کا ایک وسیع حلقہ پیدا ہوگیا تھا۔ حضرت بنوریؒ نے بہت سے ممالک میں مبلغین تعینات کیے۔ صدر ناصر مرحوم کی دعوتِ خصوصی پر کئی مرتبہ مصر تشریف لے گئے اور وہاں اسلام کے اقتصادی و معاشی مسائل پر بڑے مدلل اور بصیرت افروز مقالات پڑھے اور تقریریں کیں جن کی سحر انگیزی سے متاثر ہوکر صدر ناصر آپ کی پرکشش شخصیت کا گرویدہ ہوگیا۔ حضرت بنوریؒ نے مختلف ممالک میں دینی مدارس کا اجراء کیا۔ ان گنت موضوعات پر بہت سی کتابیں عربی زبان میں شائع کرا کر مختلف ممالک میں روانہ کیں۔ ہزارہا افراد آپؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ علامہ بنوریؒ فقر و استغناء، زہد و تقویٰ، للہیت و حکمت اور روحانی عظمتوں و رفعتوں میں اپنے پیر و مرشد رئیس المحدثین علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی ہو بہو تصویر تھے۔ جہادِ آزادی کے مجاہدِ اعظم تحریک تحفظ ختم نبوت کے پاسبان امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے آپ کو عصرِ حاضر کا "انور شاہ" قرار دیا تھا۔ حضرت امیر شریعتؒ کی علالت کے دنوں میں جب حضرت بنوریؒ بغرضِ عیادت ان کے در دولت پر گئے۔ اور دروازے پر دستک دی۔ تو امیر شریعتؒ بنفسِ نفیس باہر تشریف لائے۔ اور آپؒ کو سامنے کھڑا دیکھ لینے کے باوجود دریافت کیا "کون"؟ مولانا بنوریؒ نے یہ سمجھا کہ شاید علالت کی وجہ سے پہچان نہ پائے ہوں، جواباً کہا "محمد یوسف بنوری"۔ "امیر شریعتؒ نے پھر فرمایا "کون"؟ اس بار حضرت بنوریؒ کو یہ اندیشہ ہوا کہ شاید مرض کی شدت کے سبب قوت سماعت میں بھی فرق آ گیا ہے۔ تو بآواز بلند دہرایا "محمد یوسف بنوری"، مگر امیر شریعتؒ نے جواباً کہا "نہیں نہیں" "انور شاہؒ"، اور یہ کہتے ہوئے سینۂ انور سے لگا لیا۔

حضرت بنوریؒ نے درس و تدریس، تصانیف اور دین کی ترویج و اشاعت سمیت مختلف شعبہ جات میں جس طرح انتھک جدوجہد اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اسی طرح وہ حق گوئی و بے باکی کے میدان میں بھی شانِ بے نیازی کے ساتھ قوتِ باطلہ کے سامنے سینہ سپر ہوجاتے تھے۔ اور اس محاذ پر بھی اپنے اسلاف اکابرین علمائے دیوبند کی میراث ناموافق حالات میں نتائج سے بے پرواہ ہوکر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ بحسن و خوبی سرانجام دیا۔ آپؒ کی سیرت کا سب سے زیادہ روشن اور تابناک پہلو سرورِ کائنات، فخرِ موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ مجسم ذاتِ اقدس سے جنون کی حد تک والہانہ عشق تھا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت بنوریؒ ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء کو آل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسند امارت پر رونق افروز ہوئے۔ صدارت کے منصب پر فائز ہوتے ہی حضرت بنوریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو از سرِ نو منظم انداز سے مستحکم کرنا شروع کردیا اور سب سے پہلے آپ نے امتِ مسلمہ کے فرنگی سامراج کے خفیہ ایجنٹ قادیانی گروہ کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور اسلام دشمن عزائم سے باخبر کرنے کے لیے بہترین مقررین اور مبلغین کی ایک بڑی ٹیم دنیائے اسلام میں پھیلادی۔ آپ نے شاہ فیصل شہید، کرنل معمر قذافی، انور سادات سمیت دیگر عرب زعماء پر مسئلہ ختم نبوت کی اساسی حیثیت کو واضح فرمایا اور یہ آپؒ ہی کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ تھا کہ جس کے نتیجے میں ابوظہبی، سعودی عرب اور لیبیا وغیرہ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو جب قادیانی غنڈوں نے "ربوہ" ریلوے اسٹیشن پر کھڑی ہوئی ٹرین پر حملہ کرکے بہت سے مسلمان طلبہ کو زخمی کرایا تو کراچی سے لے کر پشاور تک پورا ملک شعلہ جوالہ بن گیا۔ ۹ جون ۱۹۷۴ء کو لاہور میں کل جماعتی نمائندہ اجلاس منعقد ہوا جس میں آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اجلاس نے مکمل اتفاق رائے سے حضرت بنوریؒ کو اپنا صدر منتخب کرکے ان کی علمی بصیرت، روحانی عظمتوں اور قائدانہ صلاحیتوں کا عملی اعتراف کرلیا۔

حضرت بنوریؒ نے پیرانہ سالی اور گھٹنوں میں شدید تکلیف رہنے کے باوجود ناموس تحفظ ختم نبوت کی خاطر جس طرح پورے ملک کا طوفانی دورہ کرکے حکومتِ وقت کو مجلس عمل کے مطالبات کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا وہ ہماری ملی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے حضرت بنوریؒ کی تحریک ختم نبوت کے دوران کی خدمات کو اپنے مخصوص ادبی اور شاعرانہ انداز میں اس طرح خراج تحسین پیش کیا تھا کہ "جس احتسابی تحریک کا آغاز حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے کیا تھا۔ اور ان کی بصیرت افروز رہنمائی سے علامہ اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے علم و نظر اور احتساب و فکر کے چراغ روشن کیے تھے وہ شیخ المحدثین علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے ہاتھوں اختتام کو پہنچی۔ ہماری مجلس عمل کے صدر آپ ہی تھے۔ ہم نے آپ ہی کی رہنمائی میں یہ جنگ جیتی۔ حضرت بنوریؒ نے جس بصیرت و دانائی کے ساتھ سابق وزیر اعظم مسٹر بھٹو سے اس مسئلے پر مذاکرات کیے وہ ان کے تدبر و تفکر کا شہ پارہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علامہ بنوریؒ کا وجود آیت من آیات اللہ میں سے ایک ہے۔ میں نے ان کے قریبی مطالعے سے اپنے ذہن کو استوار کیا ہے کہ وہ صداقتِ اسلام کی روشن دلیل ہیں۔"

حضرت بنوریؒ کی قیادت میں چلنے والی پرجوش

باقی ص ۱۹ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

لندن سے

مولانا اللہ وسایا کا مکتوب

مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن کے نام

فقیر اللہ رب العزت کا شکر کن الفاظ میں ادا کرے کہ دن رات صرف اور صرف مسئلہ ختم نبوت کی خدمت کے لئے وہم وگمان سے بھی بڑھکر اللہ رب العزت نے رحمت فرمائی۔ یہ حضرت الامیر کی دعاؤں کا صدقہ ہے آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے سکھر سے اسی فقیر کو فیصل آباد جمعہ کے لئے بھیج دیا تھا جمعہ کے بعد سفر لندن زیر تجویز تھا تو فقیر نے جمعہ کے اجتماع میں احباب سے دعا کرائی کہ اگر تو اللہ رب العزت نے مسئلہ کا کام لینا ہے تو تو پھر جانے کی سبیل پیدا ہو جائے اور اگر مسئلہ ختم نبوت کی خدمت نہیں ہوتی تو اللہ رب العزت ایسی روکاوٹ پیدا کردیں کہ جا نہ سکوں۔ سفر انگلینڈ کے لئے فقیر کے دل میں قطعاً کوئی رغبہ ودلچسپی نہ تھی۔ سوائے مسئلہ ختم نبوت کی خدمت اور آپ حضرات کے حکم کی تعمیل کے تو اب آپ اندازہ فرمائیں کہ کوئی دن ایسا خالی نہیں گیا جس دن بیان نہ ہوا ہو۔

بریڈ فورڈ۔ ہڈرسفیلڈ میں تربیتی اجتماعات ہوئے جن میں دور دور سے کسی طرح حاضری کم نہ تھی ہر طبقہ کے حضرات۔ علماء کرام وعوام نے شرکت کی۔ بیان کے بعد سوالات کے جوابات کی مجلس سے دلچسپی اور بڑھی بلکہ۔ ڈیوز بری یہ جگہ تبلیغی جماعت کے رائے ونڈ کی طرح پورے یورپ کا مرکز تبلیغ ہے باٹلے ڈیوز بری میں دیوبند سہارنپور، ڈابھیل، گجرات، سورت کے علماء کرام کی کثرت ہے جو مختلف مساجد میں خطیب و امام ہیں تبلیغ کے حضرات کا دار العلوم ہے ان میں یہ حضرات مدرس لگے ہیں ان سب حضرات پر مشتمل ایک علماء کی مقامی تنظیم ہے۔ رابطۃ العلماء الاسلامیہ کے رہنماؤں اور برطانیہ جمعیۃ علماء کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرشید نے باٹلے میں علماء کرام کی خدمت و مسئلہ مرزائیت سے شناسائی و تعارف۔ ان کے دجل و فریب سے پردہ اٹھانے کے لئے حکم فرمایا انہوں نے گجراتی و اردو میں اشتہار تقسیم کیا جو الف ھذا ہے۔ علماء کرام فضلائے دیوبند سہارنپور ڈابھیل کا ہفتہ بھر خصوصی اجتماع ہر روز ظہر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ منعقد ہوتا تھا فقیر کی تمام معروضات کو وہ قلم بند کرتے تھے۔ اس کے علاوہ من اولہ الی آخرہ ہفتہ بھر ٹیپ کرتے رہے جس کی کیسٹیں اب تیار کر کے تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقسیم ہو رہی ہیں۔ ان حضرات نے اس پروگرام میں اپنی مساجد کی نمازوں کے اوقات کو تبدیل کیا پورے باٹلے میں ایک وقت پر نماز تاکہ پروگرام میں تاخیر نہ ہو ان حضرات علماء کرام کا یہ امت کا رد قادیانیت کے لئے متوجہ ہو جانا عطیہ خداوندی ہے۔ کروڑوں تعریفیں حمد و ثنا اس ذات کی جس نے اپنے نیک بندوں کو اس کام کی طرف، متوجہ فرمایا۔ اور کروڑوں سلام اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جن کی عزت و ناموس کے تحفظ کرنے والوں کے لئے بے شمار بشارات ہیں

ہفتہ بھر ہر روز مختلف مساجد میں بیانات ہوئے ہر روز نیا موضوع رد قادیانیت ہوتا رہا۔ اسکی کیسٹ بھی تیار ہو کر تقسیم ہو رہی ہیں۔

انگلینڈ میں انڈین، پاکستانی تمام حضرات کے نوعمر بچے انگلش بولتے ہیں اردو نہیں سمجھتے ان کے لئے علیحدہ ایک ہال میں پروگرام رکھا۔ انگریزی میں اس کے اخبار شائع کئے۔ خیال تھا کہ نوجوان پود انگلینڈ کی رنگینیوں میں شاید اتنی الجھ گئی ہوگی کہ وہ اس دینی اجتماع۔ میں بہت کم شریک ہوگی۔ خیال تھا کہ ہال بھی نہ بھرے گا۔ مگر صاحب ختم نبوت کی شان اعجاز پر قربان جائیں کہ جب آپ کی ذات اقدس کا مسئلہ آتا ہے اللہ رب العزت سب کے قلوب اس طرف پھیر دیتے ہیں جب رات آٹھ بجے ہال میں قدم رکھا تو تمام سیٹیں پر ہو چکی تھیں سولہ سال سے ۲۵ سال کے بھرپور نوجوانوں کی مسئلہ ختم نبوت سے فریفتگی اور دلی لگاؤ وقادیانیت سے نفرت کا یہ منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ سیٹیں پر ہو گئیں تو کپڑے بچھا کر اس پہ بیٹھ گئے جینٹ پہنے ہونے کے باعث پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہیں۔ جو بیٹھ نہ سکے وہ کھڑے رہے تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ فقیر کی اردو تقریر کا ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت کے مرکز ڈیوز بری کے مترجم انگلش میں ترجمہ کرتے جاتے سوا دو گھنٹے بیان ہوا۔ پھر سوالات شروع ہوئے مسلمان نوجوانوں کے گرانقدر سوالات سے معلوم ہوا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تھا کہ مرزائیت کے مسئلہ پر مجددہ تعالیٰ انگلینڈ کا مسلم نوجوان بھی گہری نظر اور مقابلہ کی جرات رکھتا ہے۔ قدرت نے ان سوالات کے جوابات کی توفیق بخشی حضرت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم و مغفور میرے محبوب مربی و محسن اور قائد تھے آپ کا ارشاد ہے کہ اس محاذ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کی پشت پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں شامل حال ہیں فقیر نے مشاہدہ کیا۔ گھنٹوں کی یہ اردو انگلش مجلس بیان و جوابات کے پر رونق بہار آفرین منظر سے مسلمانوں کے قلب و جگر ٹھنڈے ہو گئے۔ دشمن پر اوس پڑ گئی واللہ تعالیٰ دشمن کو مزید رسوا کرے آمین اس کے کیسٹ بھجوا رہا ہوں۔

مغربی جرمنی سے دو مسلمان لندن آئے یہ سرگودھا و لاہور کے رہنے والے ہیں مغربی جرمنی میں کام کرتے ہیں۔ مرزائیت کی مغربی جرمنی میں سازشوں اور وساوس کا حل چاہتے تھے۔ یہ دو حضرات ربوہ چنیوٹ کانفرنس میں شرکت کی وجہ سے فقیر کو جانتے تھے فقیر کو شناسائی نہ تھی۔ لندن آکر ان کو معلوم ہوا کہ میں بریڈ فورڈ ہوں۔ وہاں گئے معلوم ہوا کہ ہڈرسفیلڈ ہوں اور آج بیان ہے یہ وہاں تشریف لائے یہ مسجد میں گئے فقیر بیان مکمل کرکے رہائش گاہ پر آگیا تھا۔ یہ ایک دوست کی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں تشریف لائے کیسٹ ٹیپ ریکارڈ ہمراہ تھا۔ ان کے ذوق و ضرورت کا آپ اندازہ فرمائیے دس بجے سے لیکر رات ایک بجے تک تین گھنٹے وہ سوالات کرتے رہے فقیر جوابات دیتا رہا۔ مسئلہ ختم نبوت حیات عیسیٰ علیہ السلام کذب مرزا قادیانی۔ اور پاکستان میں قادیانیت کی جارحیت و فرضی مظلومیت غرضیکہ تمام عنوانات پر جامع گفتگو ہوئی ان کے سوالات سے اندازہ ہوتا تھا کہ مغربی جرمنی میں کام کی بھی شدید ضرورت ہے۔ وہ پتہ دے گئے ہیں۔ میں آپ کو بھجوا رہا ہوں ان کو لٹریچر بھجوا دیں۔ وہ ربوہ کانفرنس کے کیسٹ اور وڈیو کے خواہشمند تھے آپ میرے اس عریضہ کے بعد مکرم ڈاکٹر طلعت نواز صاحب کو فرما دیں۔

آج کل دار العلوم بیری میں ہوں یہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا قائم کردہ ادارہ ہے انگلستان میں واحد دینی ادارہ ہے۔ جس میں سینکڑوں ملکی بالخصوص یورپ اور افریقہ حتیٰ کہ کمر سندھ، پاکستان ہندوستان کے طلبہ پڑھتے ہیں دورہ حدیث تک کی تعلیم ہوتی ہے

حضرت مولانا محمد یوسف متالا کا وجود اس دھرتی کے لئے انعام الٰہی ہے۔ ان کی اخلاص بھری شخصیت پر پروانہ وار لوگ قربان ہونے کو تیار ہیں ان کے وجود سے بے شمار دینی محاذوں پر دینی اقدار کا تشخص اجاگر ہو رہا ہے یہاں پر فقیر ظہر کے بعد چار جماعتوں کو عصر کے بعد دورہ متالا کے بعد موقوف علیہ و دورہ کے ساتھیوں کو مرزائیت پر تیاری کراتا ہے۔ ان حضرات کی خدمت سے دل مطمئن ہے وجدانی کیفیت یہ ہے کہ انشاء اللہ ان مقدس طالبعلموں کی اس دیار غیر میں خدمت اور جوتیاں سیدھی کرنے سے ضرور نجات ہوگی۔ "انا عند ظن عبدی بی" والی بات ہو جائے تو فھو المقصود۔

یہاں سے ۱۹ ستمبر کو فارغ ہو کر پھر تبلیغی سفر رہیں۔ ۲۲ ستمبر اتوار کو نوٹنگھم میں ختم نبوت کانفرنس ہے یہ سن کر آپ کو خوشی ہوگی کہ پورے انگلستان میں ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ چل نکلا ہے دشمن پر اوس پڑ گئی ہے۔ وہ گھبرایا گھبرایا ہے کانفرنس سے فراغت کے بعد لندن واپسی ہے۔

لندن میں تربیتی کلاس۔ ووکنگ، ریڈنگ سلو میں جلسوں میں وہاں شریک ہوں گا۔ یہ تمام پروگرام ۳۰ ستمبر تک ختم ہو جائیں گے۔

مرزائیوں کے اکا دکا بیان اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کانفرنس کے بعد ان کے رد عمل کے توڑ کے لئے ہی آپ نے یہاں بھجوایا تھا سو ان کے جوابات اخبارات میں ہم بھی اپنی طرف سے شائع کراتے رہتے ہیں الحمد للہ ہر محاذ پر بڑی ہی تندہی سے کام ہو رہا ہے۔

ضرورت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر

باقی صفحہ ۱۴ پر

قدرت کے کرشمے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا

پیر گوٹھ ۲۲ ستمبر (پ ر) آپ یقین کریں یا نہ کریں مگر یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ دنوں محلہ عباسیہ خیرپور میں ایک عورت مسماۃ نرگس اپنے چھ ماہ کے بچے کو ایک درخت کے نیچے لٹا کر خود مضافات میں کپڑے دھونے چلی گئی۔ ان کے شوہر علی نواز نوکری پر اور دوسرے بچے اسکول گئے ہوئے تھے جب کافی دیر ہو گئی اور بچے کے رونے کی بھی آواز نہ آئی تو انہوں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ خدا کا کرشمہ دیکھ کر حیران رہ گئی بچے کے قریب سانپ پھن پھیلائے کھڑا تھا جب کہ بچے کی حفاظت کے لئے ایک نیولا بھی وہاں تھا جو بچے کے انتہائی قریب تھا۔ بچہ نیولے کی دم سے کھیل رہا تھا۔ بچے کی ماں کو آتا دیکھ کر نیولا اور سانپ فرار ہو گئے لیکن ایک پڑوسی کے گھر میں نیولا اور سانپ کی خوب لڑائی ہوئی اور نیولا جیت گیا اور اس نے سانپ کو کچل کر ہلاک کر دیا۔ اس منظر کو کافی لوگوں نے دیکھا۔ (مشرق کراچی)

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

رادھن ۱۹ دسمبر (نامہ نگار) اللہ تعالیٰ کی ربوبیت لاریب ہے تاہم وہ اپنی صفات کے مظاہرے قدم بقدم کرتا ہی رہتا ہے گذشتہ دنوں رادھن کے دو اشخاص آزاد خان پٹھان اور آگر زرداری رادھن کے مغرب میں پانی کے بڑے ذخیرے کھر طے پیر سے تمام دن کی محنت کے بعد ایک مچھلی پکڑ کر گھر لوٹ رہے تھے۔ کہ ریلوے لائن کے قریب چیل نے ان کے ہاتھ سے مچھلی جھپٹ لی۔ اور چکر لگانے لگی۔ تیسرے چکر کے دوران بھاری مچھلی چیل کے پنجوں سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی شکاری جو حسرت سے چیل کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بھاگ کر وہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ ایک نحیف اور مچھلی دونوں ٹانگوں سے معذور بلا مچھلی کھانے تک مصروف تھا۔ (نوائے وقت کراچی)

بزمِ ختمِ نبوت

قارئین ! ان صفحات میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

ایڈیٹر "جنگ" کے نام

محترمی ایڈیٹر صاحب ! روزنامہ جنگ لاہور

سلام مسنون ! یہ بات نہایت ہی دکھ اور افسوس کے ساتھ تحریر کی جا رہی ہے کہ آپ نے جس قدر ایک مرتد، کافر زندیق، سامراجی ایجنٹ اور غدار ملک وملت کی علالت وفات اور جنازے کے متعلق اپنے پرچے کے ذریعہ تشہیر کی ہے وہ آپکی اسلامی احکامات اور ان کے ملک دشمن اقدامات سے عدم واقفیت کا پتہ دیتی ہے۔ حالانکہ آپکو صرف اور صرف ایک معمولی خبر کے طور پر آنجہانی سر ظفر اللہ کی موت کی اطلاع دینی چاہیئے تھی بجائے اس کے کہ اس کی طرف سے نام نہاد کارنامے نمایاں ظاہر کرکے کہ اس آنجہانی نے مسلمانوں اور پاکستان کی بہت خدمت کی۔ اہل پاکستان بلکہ تمام مسلمانوں کو دکھ پہنچایا ہے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ :۔

۱۔ وہ پکا مرتد، کافر قادیانی، سامراجی ایجنٹ اور ملک وملت اسلامیہ کا غدار تھا۔

۲۔ اس نے بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی نماز نہیں پڑھی تھی! اور جنازے کے وقت وہ الگ ایک طرف بیٹھا رہا۔ پوچھنے پر آنجہانی ظفر اللہ نے جواب دیا کہ "مجھے ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھو یا مسلمان حکومت کا ایک کافر ملازم۔"

۳۔ آنجہانی چونکہ انگریزوں کا ٹوڈی تھا۔ اس کی سازش اور باؤنڈری کمیشن کی شاطرانہ چال بازی سے ملک کی تقسیم غلط ہوئی جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل نہ ہو سکا۔ اور پاکستان کشمیر سے اور اہل کشمیر آزادی کی نعمت سے محروم ہو گئے۔

۴۔ اس نے اپنے امام و پیشوا کی اکھنڈ بھارت کی پیشین گوئی کو سچا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی کہ ملک دوبارہ بھارت میں مدغم ہو جائے۔

۵۔ آنجہانی مرزا ناصر ظفر اللہ اور ایم ایم احمد کی سازش کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان کا المیہ رونما ہوا۔ جنگ سنہ ۱۹۷۱ء سے قبل ایم ایم احمد ہفتہ بھر پاکستان کے خلاف کلکتہ میں سازش میں شریک رہا اور بالآخر ہزاروں، لاکھوں جانیں شہید ہوئیں! اور تقریباً ایک لاکھ فوج نے ہتھیار ڈالے۔ اور پاکستان رسوائے زمانہ ہوا جس کی نظیر اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

۶۔ اس نے اپنے دور وزارت میں اہم محکمہ جات وزارت خارجہ، دفاع اور ملک کے تمام سفارت خانوں میں مسلمانوں کا حق غصب کرتے ہوئے مرزائی قادیانی بھرتی کئے۔ اور پاکستان کے سفارت خانے قادیانیت کے تبلیغی اڈے بنا دیئے۔

۷۔ اس کے خاندان نے مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرکے شہید کرا دیا اور اسی طرح واقعہ جامع مسجد منزل گاہ سکھر۔ میرپور خاص سندھ اور ساہیوال وغیرہ اسی کے خاندان کے شہہ پر ہوئے ہیں اور ابھی وہ غدار ہیں جو ملک وملت کا امن پامال کرکے پاکستان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

۸۔ آپ کو یاد ہوگا کہ چند ماہ قبل پاکستان سے عرب امارات کو چاول کی جگہ ہیروئن اسمگل کرنے کا سہرا بھی انہی مرتد قادیانیوں کے سر ہے جس کی ابھی اعلیٰ سطح پر تحقیقات جاری ہے جن کی اس ذلیل حرکت سے پاکستان کو رسوائی اٹھانی پڑی۔

مجھے امید ہے کہ اب آپ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہوں گے۔ اور واپسی ڈاک اپنی اس نادانستہ کا اعتراف کریں گے۔ خداوند قدوس ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد اختر۔ بہاولپور)

علماء کرام کی توجہ کیلئے

کراچی کا اخبار امن مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۸۵ء بروز جمعہ پہلے صفحہ پر ایک خبر شائع ہوئی۔ لیکن اس خبر کے متعلق کسی بھی مسلمان علماء نے ابھی تک احتجاج نہیں کیا۔ وہ خبر یہ ہے۔

"ظفر اللہ کی علالت پر شاہ حسن کا پیغام کراچی، ۲۳ اگست (پ ر) جناب احمد بن سعود اکونسلر جناب شاہ حسن ثانی آف مراکش نے درج ذیل برقیہ چوہدری حمید نصر اللہ داماد سر محمد ظفر اللہ کو ارسال کیا ہے۔ مجھے آپ کو یہ اطلاع دینے کا شرف حاصل ہے کہ آپ کے تایا اور خسر سر محمد ظفر اللہ کے متعلق آپ کا تار ملک معظم حسن ثانی شاہ مراکش کے علم میں لایا گیا۔ شاہ معظم کو ہمدردی اس عظیم مجاہد مخلص مسلمان قابل سفارتکار" ان مراکش والوں کو علم نہیں کہ پاکستان میں انکو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن ہمارے مہربان ان کو ابھی تک مسلمان قرار دے رہے ہیں۔ مجھے تو افسوس ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے اسکے متعلق کوئی احتجاج نہیں کیا۔

منظور احمد خان راولپنڈی

مبارک باد

ماشاء اللہ ہمارا پیارا جریدہ ختم نبوت پہلے سے بہت اچھا اور خوبصورت ہو گیا ہے ٹائیٹل ورک بھی خوب ہے۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔

منور حسین ضیاء قادری صادق آباد

اخبارِ ختم نبوت

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

رحیم یار خان کا ٹیلیفون نمبر

مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کا دفتر جامعہ مدینہ سرکلر روڈ پر قائم ہے دفتر سے رابطہ کرنے والے حضرات قاری حماد اللہ شفیق صاحب کی معرفت جامعہ مدینہ سرکلر روڈ رحیم یار خان کے فون نمبر ۲۷۱۸ پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

ایٹمی توانائی کمیشن جیسے حساس ادارے میں 25 قادیانی آفیسر اہم مناصب پر فائز ہیں

اگر اس ادارے کو قادیانیوں کی دست برد سے نہ بچایا گیا تو ملکی سکریٹس قادیانیوں کے دوسرے ہیڈ کوارٹر تل ابیب پہنچ سکتے ہیں

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی جماعت کا ربوہ کے بعد دوسرا بڑا ہیڈ کوارٹر تل ابیب اسرائیل میں ہے اور کیوں نہ ہو کہ قادیانی جماعت کا بانی مرزا قادیانی یہودیوں سے اپنا خونی رشتہ ظاہر کر چکا ہے جس کا ثبوت اس کی کتابوں میں موجود ہے۔ یہی تل ابیب ہے جس نے عراق کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کے بعد پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی ایسے میں ضرورت اس بات کی تھی کہ حکومت یہودیوں کی خونی رشتہ دار قادیانی جماعت پر نظر رکھتی انہیں اہم اور حساس ترین اداروں سے الگ کرتی انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن ملک کا انتہائی نازک اور اہم ادارہ ہے جہاں ملک کے چوٹی کے دماغ اور ذہین سائنسدان نت نئے تجربات میں سرگرداں ہیں ڈاکٹر منیر احمد خاں اس کمیشن کے سربراہ ہیں۔ لاہور سے شائع ہونے والے رسالے ہفتہ وار چٹان نے اپنی تازہ اشاعت میں انکشاف کیا ہے کہ ایٹمی توانائی کمیشن میں پچیس قادیانی آفیسرز نہایت اہم مناصب پر فائز ہیں اس نے لکھا ہے کہ اس نوعیت کے نازک ادارے کو قادیانیوں کی دست برد سے محفوظ رہنے چاہئیں ورنہ ہمارے ملکی سکریٹس قادیانیوں کے دوسرے بڑے ہیڈ کوارٹر تل ابیب بھی پہنچ سکتے ہیں کیونکہ مشہور قادیانی سر ظفر اللہ بڑے افتخار سے اعتراف کر چکے ہیں کہ "ہاں اسرائیل میں ہمارا مشن موجود ہے"۔

مجلس تحفظ ختم نبوت

بہاولپور کے اجلاس کی قرارداد

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کا اجلاس الحاج سیف الرحمان امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ دفتر چیف انجینئر محکمہ انہار بہاولپور میں آنجہانی چوہدری غلام احمد سپرنٹنڈنٹ نے آج سے تقریباً پندرہ سولہ سال قبل اپنے مکان سے ملحقہ محکمہ کے مکان کی دیوار توڑ کر ناجائز قبضہ کر لیا۔ چونکہ اس وقت بیک وقت پانچ چھ قادیانی دفتر چیف انجینئر میں اہم عہدوں پر فائز تھے کسی ملازم کو اس کے اس فعل شنیع پر ٹوکنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جب میاں سلیم اختر چیف انجینئر بن کر آئے تو انہوں نے انکوائری کا حکم دیا۔ تو محکمہ مالیات حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کے مروجہ قوانین کے مطابق سہ ماہ کا کرایہ لگایا گیا جو کہ مبلغ ۲۶۰۰/- روپے بنا۔ میاں سلیم اختر ریٹائرڈ ہو گئے تو ان کے بعد آنے والے چیف انجینئرز میاں محمد صفدر، راؤ ریاض الرحمان نے یہ جرمانہ معاف کرنے کی کوشش کی۔ مجلس کے وفود ملے۔ مذکورہ بالا افسروں نے یقین دہانی کرائی۔ بعد ازاں چوہدری غلام احمد اصغر چیف انجینئر بن کر آئے۔ موصوف نے چوہدری محمد اشرف سپرنٹنڈنگ انجینئر رحیم یار خاں اور سپرنٹنڈنٹ عبدالواحد مجیٹھ کیساتھ مل کر مذکورہ بالا رقم معاف کر دی اور صرف ۲/- روپے فی ماہ کرایہ لگا کر ۲۴ روپے وصول کر لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس حکومت پنجاب سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بالا حکام جنہوں نے ۲۶۰۰/- روپے معاف کر کے قومی خزانہ کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ کے خلاف انکوائری کی جائے۔ اور مذکورہ بالا رقم وصول کر کے خزانہ کو نقصان سے بچایا جائے بصورت دیگر مجلس تحفظ ختم نبوت قانونی کاروائی کرنے کی مجاز ہو گی۔ اجلاس میں حاجی سیف الرحمان، مولانا محمد یوسف مولانا محمد معاذ، مولانا شمس الدین انصاری، محمد

اسماعیل شجاع آبادی، عبدالرحمان انصاری، محمد ریاض چغتائی کے علاوہ دیگر کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ اجلاس امیر مجلس کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

قرارداد: بہاولپور کی مرکزی عیدگاہ میں مندرجہ بالا قرارداد شہر کے خطیب مولانا محمد یوسف نے منظور کرائی جو حاضرین نے بالاتفاق منظور کی۔

مرزا طاہر احمد کا ارتدادی دورہ

جرمنی کے مسلمان اپنے دین و ایمان کی حفاظت کیلئے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد جو ان دنوں انگلینڈ کے قادیانیوں کی تشویشناک و شرمناک حالت سے حد درجہ مایوس ہو چکے ہیں اپنے ارتدادی دورے پر یورپ روانہ ہوگئے جہاں وہ قادیانیوں کی حالت زار پر ماتم کریں گے اور انھیں از سر نو تیار کریں گے۔ مگر اطلاعات کے مطابق وہاں کے مسلمانوں میں اب بیداری ہو چلی ہے اور وہ ہر محاذ پر کام کرنے کیلئے تیار ہیں انہوں نے کہا کہ اب مرزا طاہر کتنے ہی ارتدادی مراکز کیوں قائم نہ کریں مگر یہاں ان کی دال نہیں گلے گی۔ اس لئے ہفت روزہ ختم نبوت اور انگلینڈ سے آنے والے رسائل و جرائد میں قادیانیت کے موضوع پر بہت سا مواد جمع ہو چکا ہے اور اب ہم ختم نبوت کے نمائندے ہیں یورپ کے مسلمانوں کی اس بیداری سے مرزا طاہر احمد کافی حد تک خوفزدہ ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ جلد از جلد وہاں سے لوٹ آئیں مگر مصیبت یہ ہے کہ ان کا انگلینڈ میں ناطقہ بند کر دیا گیا ہے سنا ہے کہ مرزا طاہر ہمیشہ حسرت و یاس میں یہ کہا کرتے ہیں ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تیسرا کل پاکستان گولڈ میڈل

انعامی تحریری مقابلہ

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقعہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام تیسرا کل پاکستان گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "عقیدۂ ختم نبوت" ہوگا۔ انعامی مقابلہ کی تفصیلات و شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اس انعامی مقابلہ کا عنوان "عقیدۂ ختم نبوت" ہوگا۔

۲۔ اول آنے والے امیدوار کو گولڈ میڈل، خصوصی اور قیمتی کتابوں کے سیٹ کے علاوہ چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور لولاک جاری کرایا جائے گا۔ دوم آنیوالے کو سلور میڈل، خصوصی سند، قیمتی کتابوں کا سیٹ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے بین الاقوامی جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ہفت روزہ لولاک چھ چھ ماہ کیلئے جاری کرایا جائے گا۔ سوم آنیوالے کو ایک کانسی کا میڈل خصوصی سند، قیمتی کتابوں کے سیٹ کے علاوہ چھ ماہ کیلئے دونوں رسائل جاری کرائے جائیں گے۔ ان کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنیوالے ہر امیدوار کو تعریفی سند دی جائے گی، کتابوں کے دس قیمتی انعامات دیے جائیں گے۔ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جائیں۔ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ مضمون کے آخر میں اپنا مکمل پتہ (اور ٹیلیفون اگر ہو تو) تحریر فرمائیں۔ مضمون لکھنے میں جس کتاب سے مدد لیجائے۔ اس کا نام اور اسکے مصنف کا نام تحریر کیا جائے۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۵ اکتوبر ہے۔ اس کے بعد آنیوالے مضامین مقابلہ میں شامل نہیں کیے جائیں گے۔ نتائج اور تقریب تقسیم انعامات کی اطلاع اخبارات اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور لولاک کے ذریعے دیجائیگی۔ تقریب تقسیم انعامات دسمبر ۸۵ء میں ننکانہ صاحب میں ہوگی۔ ججز صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ مضامین بھجوانے کا پتہ یہ ہے۔

صدر مجلس تحفظ ختم نبوت
وارڈ نمبر ۲ کاشانہ چشتیہ ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ

دین کی بنیاد ختم نبوت ہے

مولانا اللہ وسایا

مانچسٹر (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا اللہ وسایا مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلامک اکیڈمی مانچسٹر میں ہفتہ واری درس قرآن دیا جس میں آپ نے قرآن کریم احادیث کریم اجماع صحابہ اور تعامل امت کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کو نہایت عالمانہ انداز میں بیان کیا آپ کے اس خطاب سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے۔ آپ نے کہا کہ دین کی بنیاد ہی عقیدہ ختم نبوت پر ہے۔ اور ملت اسلامیہ کی پوری تاریخ اسکی شاہد ہے کہ جس نے اسمیں اختلاف کیا اسکا دین اسلام سے کچھ بھی رشتہ نہ رہا آخر میں حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی نے آپ کا مختصر تعارف کرایا اور اکیڈمی کی طرف سے حضرت مولانا کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا لال حسین اخترؒ کو خراج تحسین

ہم ورکنگ کے مسلمان ناظرین ہفت روزہ ختم نبوت کا نفرنس کو مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ کانفرنس موثر ہوگی ورکنگ کی شاہجہان مسجد ۷۰ سال مرزائیوں کے زیر تسلط رہی ہے۔ اور ۱۹۷۰ء میں حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے مواخذ اور تحریک سے اور اہلیان ورکنگ کی کوششوں سے آزاد ہوئی اب ہمارے قریب ٹلفورڈ میں انہوں نے اپنا اڈا قائم کیا ہے ختم نبوت کے زعماء سے درخواست ہے۔ کہ وہ ٹلفورڈ میں ایک بہت بڑی جگہ خرید کر ان حضرات کا عملی جواب دیں ہم انشاءاللہ مکمل تعاون کریں گے

(حاجی محمد اجمل اور بشیر احمد ۲۴۹ واکنگ روڈ ورکنگ)

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

شمع ختم نبوت کے پروانو!

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ربوہ چلو ، ربوہ چلو!

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام

۲۴،۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعرات، جمعہ

آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

بمقام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ ضلع جھنگ

زیر سرپرستی
مولانا خان محمد صاحب مدظلہ
کندیاں شریف

اس تاریخی کانفرنس میں تمام مکاتیب فکر کے علماء، راہنمایان قوم شرکت کریں گے کانفرنس کی تیاریاں زور وشور سے شروع کردی گئی ہیں جس کے لئے مجلس استقبالیہ تشکیل دے دی گئی ہے جس میں فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سرگودھا، جھنگ اور چنیوٹ کے اراکین شامل ہیں ۔ شمع ختم نبوت کے پروانے کانفرنس میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کردیں ۔

باہر سے پہنچنے والے حضرات کیلئے رہائش کا مناسب انتظام ہوگا

شعبہ نشر واشاعت، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون 76338